صمصام الالہام علی رؤس الاحلام و خدود الاوہام

نقلی رہبروں کے اصلی چہرے

پردہ اٹھنے کی منتظر ہے نگاہ

مصنف

غلام مصطفی قادری

09096727214

ناشر

امین شریعت اکیڈمی

نزد بلوٹی اسکول، اننت نگر، ناگپور

TAFTEESH

By

GHULAM MUSTAFA QUADRI

تفتیش

پہلا ایڈیشن.......:شوال ۱۴ سنہ ۲۰۱۴ء
قیمت..............:-/Rs 70
ٹائپنگ..........:شیخ مزمل چشتی پربھنی وسرفراز احمد اشہری
طابع ....:اشہری ڈیزائن آرٹ، ناگپور۔9326110758

ملنے کا پتہ

Mufti Marathwada Ghulam-e-Mustufa Quadri

Mominabad

(کسی بھی قسم کی قانونی چارہ جوئی صرف شہر مومن آباد (امباجوگائی) مہاراشٹر کے کورٹ میں ہوگی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کھول آنکھ زمیں دیکھ فلک دیکھ فضا دیکھ
مشرق سے ابھرتے ہوئے سورج کو ذرا دیکھ

ضرب الھام نامی فتویٰ کتابی شکل میں حضرت غلام مصطفی صاحب کی پہلی تصنیف آپ کے ہاتھ میں ہے۔ حضرات یہ تحریر ایسے شخص کی ہے جس میں عیب ہے بڑا عیب! وہی عیب جسے سر صوفیا کے زار داں حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمہ نے فرمایا، ع

ہنر بچشم عداوت بزرگ تر عیبے ست

موصوف کا عیب یہی ہے کہ یہ "با مسلمان اللہ اللہ با برہمن رام رام" والے مذہب صلح کل سے دور و نفور رہتے ہیں۔ اسی کے چلتے میں اور میرے دوست حضرت مولانا قاری غلام غوث صاحب مولانا موصوف کو لکھنے کی بار بار ترغیب دیتے رہتے اور ایں جناب کا جواب خاموشی اور بس۔ مجبوراً ہمیں علامہ مشاق احمد نظامی علیہ الرحمہ کے احباب کی طرح کہنا پڑا، "وہابی بولتا ہے مگر سمجھتا نہیں" اور "ہم سمجھتے ہیں مگر بولتے نہیں" پھر کیا تھا ع "دل سے نکلی دل پر اثر کر گئی"، قلم اٹھا اور رضا کا فیض کہ

"سگ ہوں میں عبید رضوی غوث و رضا کا
آگے سے میرے بھاگتے ہیں شیر ببر بھی"

خیر یہ تو آنے والے اوراق ہی شہادت دیں گے کیسے مہاجنوں کے بھیانک چہروں سے رہبری کی خوبصورت نقاب الٹ دی گئی ہے۔

حضرات محترم سچ کہتا ہوں تفتیش سرسری نہیں ہے بلکہ موصوف نے حقائق اجاگر کرنے سے پہلے اتر بھارت کا دورہ کر متعلقہ حضرات سے افہام و تفہیم چاہی، کہ قوم کا انتشار دور ہو۔ مگر

واے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

بات احساس کی ہے ایک فکر آپ تک پہونچا رہا ہوں۔ گوفتویٰ نویسی سے میرا تعلق نہیں، آج کے دور میں TV کے جواز عدم جواز سے قطع نظر ۸۸ فیصد لوگوں کی تصاویر CCTV کم از کم موبائلس میں قید ہیں اور فوٹوز کا معاملہ تو عوام الناس میں سو فیصد اور خواص میں ۹۷ فیصد پایا جاتا ہے اور اس سے کسی کو انکار نہیں ہوسکتا۔ تو پھر اختلاف کیا ہے؟ ہم نے اپنے اساتذہ سے پوچھا تو پتہ چلا کہ معاملہ احساس زیاں کا ہے کہ جو حضرات ٹی وی اور فوٹوز کو ناجائز قرار دیتے ہیں وہ حرام کو حلال کہنے کے جرم سے محفوظ ہیں اور جو جائز مانتے ہیں ان پر تحلیل حرام کا الزام عائد ہوتا ہے یعنی نیت وزبان کا فرق۔ جس کو بخاری شریف کی پہلی اور آخری حدیث پاک کے نکات میں تلاش کیا جاسکتا ہے۔ کہ ناجائز کا حکم لگانے والوں کی نیت وزبان دونوں محفوظ اور جائز بتانے والوں کی نیت وزبان دونوں میں فتور۔ پھر چلتی ٹرین کو دیکھے مسلمان یونہی نماز سے بھاگا بھاگا رہتا ہے اِلَّا مَاشَاءَ اللّٰہُ، تو

حرم کی زمیں پر لات ومناۃ ہی کیا کم ہیں   یہ کیا ضرور کسی برہمن کی بات کریں

لہٰذا اگر ضرورت ہے تو صرف احساس زیاں کی اور بس۔ تفصیل کے لئے ورق الٹئے،

المختصر   کھول کر آنکھیں مری آئینہ گفتار میں
آنے والے دور کی دھندلی سی ایک تصویر

احقر اشرف الزماں اشفاق احمد
خادم الرضا دار القرأت، اننت نگر ناگپور

متن فتویٰ من جانب مصنف

پہلے پہل مسٹر نمرود نے داڑھی کٹائی نتیجہ بندگی سے خارجہ اور نار خویش کے Through نار خلود میں داخلہ............(الملفوظ کامل)

پہلے پہل (حنفی کہلا کر) مسٹر طاہر نے خشخشی کی وکالت کی عیسائی نظریہ کے مطابق عیسیٰ علیہ السلام کا Birthday منا کر ایمان سے خارجہ اور موم بتی کے Through اقوام متحدہ میں داخلہ............(المنظوم مکروہ)

پہلے پہل (ہمارے علم وخبر کے مطابق) مسٹر عطار نے گستاخ داڑھی کے کفر کا انکار کیا نتیجہ سید شوکت صاحب قبلہ (جدہ) کے مکان سے بپّا کا خارجہ اور پوشیدہ اسباب کے Through اشرفیہ میں داخلہ............(المکتوب مکشوف)

پہلے پہل اک معذور نے نہ کٹائی نہ چھٹائی نہ خشخشی کو اچھا جانا نہ صفاچٹ کو بھلا، نتیجہ جذب سے خارجہ اور مجذوبِ کامل حضرت سید حبیب صاحب دام ظلہ کے Through دامان رضا میں داخلہ............ (الناطق کامل)

صبوا پنا اپنا ہے جام اپنا اپنا   کئے جاؤ مے خوارو کام اپنا اپنا

۷۸۶/۹۲

مولانا غلام مصطفیٰ صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہٗ
کیا فرماتے ہیں علمائے کرام مسئلہ ذیل میں کہ

(۱) خواب کسے کہتے ہیں؟

(۲) کہا جاتا ہے پروفیسر طاہر القادری صاحب نے حضور ﷺ کو خواب میں دیکھا اس میں سچائی کیا ہے؟

(۳) دعوت اسلامی کے اجتماع میں شرکت کرنے والوں کو حضور ﷺ نے خواب میں

آکر بخشش کی خوشخبری سنائی، کیا یہ درست ہوسکتا ہے؟ تفصیل سے بیان کریں۔

المستفتی سید جمیل رضوی جالنہ

الحمد للہ ھو الفقہ الاکبر والجامع الکبیر لزیاداتِ فیضہ المبسوط الدرر الغرر بہ الھدایۃ ومنہ البدایۃ والیہ النھایۃ بحمدہ الوقایۃ۔ والصلوٰۃ والسلام علی الأمام الأعظم للرسل الکرام مالکی و شافعی أحمد الکرام وعلی الہ الطیبین وأصحابہ الطاھرین و أزواجہ الطاھرات امھات المومنین وعترتہ المکرمین المعظمین وأولیاء ملتہ الکاملین العارفین وعلماء ملتہ الراشدین المرشدین وابنہ الاکرم الغوث الأعظم والمجدد الأعظم والمفتی الأعظم وامتہ الکریمۃ وعلینا معھم وبھم ولھم وفیھم یاأرحم الراحمین۔

الجواب:۔ وسیع الالقاب الحاج سید صاحب قبلہ

(سجادہ نشین حضرت سید احمد شیر سوار رحمۃ اللہ علیہ، ممبر وقف بورڈ، مہاراشٹر الہند)

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ برکاتہ'

خواب کی چار قسم ہے۔

(اول) حالت بیداری کے وہ خیالات جو قلب پر غالب آتے ہیں۔ سونے میں خواب بن کر نمودار ہوتے ہیں۔ اسے حدیثِ نفس کہا جاتا ہے، یہ خواب لاحاصل ہوتے ہیں۔ جن کی کوئی تعبیر نہیں۔ یہ محض اضغاثِ احلام سے ہیں۔ (پریشاں خوابیں)

(دوئم) شیطان کی شرارت سے ہے جیسے بدخوابی وغیرہ۔ نعوذ باللہ من شر الشیطان جس سے انبیائے کرام خصوصاً اور اولیائے عظام عموماً محفوظ ہوتے ہیں۔ عن عبد اللہ

ابن عباس رضی اللہ عنہما قال: ما احتلم نبی قط، وانما الاحتلام من الشیطان ترجمہ:۔ کبھی کسی نبی کو ہرگز احتلام نہیں ہوا کیونکہ احتلام شیطانی (وسوسہ) ہے۔

(جامع الاحادیث، ص ۴۱۹، ۴۲۰۔ بحوالہ فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۱۷۲)

(سوئم) خواب القائے فرشتہ ہوتا ہے۔ اس سے گزشتہ موجودہ وآئندہ غیب ظاہر ہوتے ہیں۔ مگر اکثر پردۂ تاویل میں، پس یہ خواب محتاج تعبیر ٹھہرا۔ جیسے سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ وارضاہ عنا کا خواب دیکھنا آپ کی پیشانی مبارک پر قل ھو اللہ احد۔ لکھا ہوا ہے اور محمد بن سیرین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا تعبیر بیان کرنا کہ آپ شہادت سری سے سرفراز ہونگے۔

(چہارم) رب العزت بلا واسطہ القا فرمائے یہ خواب صاف اور صریح ہوتا ہے اور احتیاج تعبیر سے بری۔ لہٰذا نامراد کی مراد لینے سے دور۔ کما سیاتی (ماخوذ من فتاوی رضویہ جلد ۱۲)

رہا رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھنا یہ خواب کی چوتھی قسم ہونے میں لائق تر کہ آپ کا ہی ارشاد مبارک ہے۔ مَنْ رَأنی فی المنامِ فقد رأنی فان الشیطان لا یتمثل فی صورتی۔ ومن کذب علی متعمدا فلیتبوّا مقعدَہٗ من النار۔ ترجمہ:۔ جس نے مجھے خواب میں دیکھا، اس نے سچ دیکھا۔ کیوں کہ شیطان میری صورت میں نہیں آسکتا۔ اور جس نے میری طرف جھوٹ بات کی نسبت کی وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

(باب اثم من کذب علی النبی ﷺ بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۱)

کہ جھوٹے قیامت کے دن رب کی جناب میں جھوٹ بولنے سے نہ چوکیں گے۔ قال اللہ تعالیٰ۔ انظر کیف کذبوا علی انفسھم ترجمہ:۔ دیکھو کیسا

جھوٹ باندھا خود اپنے اوپر (سورۃ الانعام آیت ۲۴)

لہٰذا! سچ اور جھوٹ خواب میں تمیز ضروری اور مُمیّز قانونِ مصطفیٰ ﷺ

لِاَنَّ اللہ تعالیٰ قال۔ ولقد جِئنٰھم بکتابٍ و فَصَّلْنٰہُ علی علمٍ

ترجمہ:۔ بے شک ہم انکے پاس کتاب لائے اور اسے بڑے علم سے مفصل کیا۔

"واسباب العلم ثلثةٌ والعلم بها متحقق اے لا بغيرها حيث قدم المتعلق على الخبر فصر حه الفاضل التفتازانی صرحاً جميلا فقالَ والالهام ليس من اسباب المعرفة عند اهل الحق اے عند اهل السنة فأقول ان لم يكن الالهام سببُ العلم و اليقين و هواقوىٰ من الرويا اما ترىٰ ان الالهام فى اليقظةِ والرويا فى المنام و ما اظنك شاكًّا فى ان اليقظةَ اقوىٰ من المنام۔ بدليل لا تأخذه سنة ولا نوم۔ فنعم ما قال الازهرى اعنى تاج الشريعةُ۔ ہمارا دین خوابوں پر نہیں چلتا۔

اتنی تمہید کے بعد ہم صرف تین جھوٹے خوابوں کی تغلیط بعون الملک القدیر بالتفصیل بیان کریں گے۔ اور اسی سے آج کے پرفتن دور کے فراڈیوں کے فراڈ کی قلعی کھل جائے گی۔ ان شاء اللہ القدیر

باب اول

وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ

اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے لئے دشمن بنادئے تھے مجرم لوگ

(ایک صالح) فخر عالم (ﷺ) کی زیارت سے مشرف ہوئے تو آپ کو اُردو میں کلام کرتے ہوئے دیکھ کر پوچھا کہ آپ کو یہ کلام کہاں سے آگئی آپ تو عربی ہیں۔ فرمایا جب سے علمائے مدرسہ دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہم کو یہ زبان آگئی۔ (براھین قاطعہ، ص ۳۰)

یامعشر المسلمین! قال اللہ تعالیٰ وعلم آدم الاسماء کلھا۔

ترجمہ:۔ اور اللہ نے آدم کو تمام اشیاء کے نام سکھائے۔

آدم علیہ السلام کو سات لاکھ زبانیں سکھائی گئیں۔ (از تفسیر روح البیان مترجم۔ صفحہ ۲۱۴)

وقال اللہ تعالیٰ فی شان المصطفیٰ "وعلمك مالم تكن تعلم"۔

ترجمہ:۔ اور (اے محبوب) تم کو سکھایا وہ سب کچھ جو تم نہ جانتے تھے۔

مالم تکن تعلم کی ماکا تم ذرا دیکھو عموم
کس نے دیا سب کو پتہ کتنا دیا کیسے کہوں

سب کچھ میں سات لاکھ زبانیں بھی شامل اور اردو بھی داخل تو اردو سیکھنے کے لئے دارالعلوم دیوبند میں داخلہ کیا معنی؟

امی کیوں منت کش استاذ ہو
کیا کفایت اس کو اقراء وربک الاکرم نہیں (کلام رضا)

ومن قال فلان اعلم منه صلى الله عليه وسلم۔ فقد عابه و نقصه فهو ساب والحكم فيه حكم الساب من غير فرقٍ۔ یعنی جس نے کسی کو

سرکار سے زیادہ علم والا بتایا اس نے سرکار کو گالی دی۔ نقلہ المحقق البریلوی من نسیم الریاض-فی فتاوٰہ المبارکہ (فتاویٰ رضویہ شریف، جلد ۱۲)

الحاصل مذکورہ خواب جھوٹا اور گڑھنے والا احدیث مبارک کی روشنی میں جہنمی۔ واللہ اعلم

باب دوّم (خواب نمبر ۲)☆
اہلِ اجتماع کی مغفرت ہو گئی

فیضانِ سنت (قدیم نسخہ) صفحہ ۴۴، ایک اسلامی بھائی (نام غائب) کا حلفیہ بیان ہے کہ میں شب برأت ۱۵ شعبان ۱۴۰۷ھ کو لانڈھی قبرستان میں ہونے والے دعوت اسلامی کے اجتماع میں شریک تھا مگر امیر دعوت اسلامی جواب امیر اہل سنت بلکہ مجدد بن بیٹھے ہیں (حوالہ نام کتاب نصاب التجوید المدینۃ العلمیہ بقلم خود معہ دستخط) کا بیان شروع ہونے میں تاخیر کے سبب اکتا کر چلا گیا۔ نماز فجر کے بعد جب سویا، خواب میں حضور اکرم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی' آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا "اے نادان! لانڈھی کے قبرستان میں آج رات جو اجتماع ہوا اس میں جتنے لوگ آخر تک رہے ان سب کو بخش دیا گیا اگر تو بھی آخر تک شریک رہتا تو تیری بھی بخشش ہو جاتی۔"

اب ذرا لگے ہاتھوں فیضان سنت قدیم ص ۴۵ پر دوسرے خواب کا تماشہ دیکھیں۔

(بے نام) اسلامی بہن کا حلفیہ بیان چونکہ حضرت صاحب (سیٹھ الیاس عطار) TV اور VCR کے سخت مخالف ہیں۔ لہٰذا TV، اسٹور روم میں ڈلوا دیا۔

راقم:۔ محترمہ شاید غیب داں تھی تبھی TV اسٹور روم میں محفوظ رکھا کہ باباجی، آج ٹی وی

☆(نوٹ: اس فتوی میں فیضان سنت سے جتنے حوالے ہیں وہ سب قدیم نسخے سے لئے گئے ہیں، نئے ایڈیشن سے انہیں اڑا دیا گیا ہے مگر بے توبہ و رجوع کے۔)

کے مخالف ہیں، کل وہ سب سے بڑے حامی ہونے والے ہیں۔ پس جب باباجی ناجائز کو جائز فرما دیں گے تو Repair کر کے لگوا دیں گے۔

حضرات:۔ قرآن نے کفار کی صفت بیان فرمائی ہے۔ یحلونہ عاما و یحرمونہ عاما ترجمہ:۔ ایک برس اسے حلال ٹھہراتے ہیں اور دوسرے برس اُسے حرام مانتے ہیں۔ (سورہ توبہ، پ ۱۰)

باباجی بھی پہلے ناجائز ٹھہراتے تھے اب جائز بلکہ معاذ اللہ کار ثواب

جو چاہے آپ کا خواب کرشمہ ساز کرے

(چند سطروں کے بعد) قسمت نے یاوری کی، میں (مفروضہ) دوسری بار مدنی سرکار مدنی ﷺ کے دیدار فیضِ آثار سے مشرف ہوئی، سرکار دو عالم ﷺ خوش ہو کر فرما رہے تھے۔ آج میں بے حد خوش ہوں کہ تم نے میرے بہت بڑے دشمن TV کو نکال دیا ہے۔

سنو! میرے غلام کو میرا سلام کہنا۔ اس طرح کی تحریر بھیجنا۔

"اھلا و سھلا مرحبا یا الیاس قادری"

اقول:۔ سرکار ابد قرار ﷺ اپنے دشمن TV کو گھر سے نکالنے پر خوش ہو رہے ہیں اب اسی بہت بڑے دشمن کو اپنے بلکہ اللہ کے گھروں میں لانے پر کیا تحریر بھجواتے ہیں۔ ناظرین کسی گمشدہ خواب کا انتظار کریں۔

میرے سنی بھائیو! یہ دین و مذہب کے ساتھ کیسا سنگین مذاق ہے کہ TV کو رسول اللہ ﷺ کے زبان اطہر سے اپنا دشمن کہلوایا جائے اور اسی بڑے دشمن کو حاجت کے راستے انٹری دی جائے، پھر اسی دشمن کو حاجت سے ضرورت بنا کر مساجد میں گھسا دیا جائے۔ وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

حضراتِ محترم! بعض خوابوں کی صداقت کے باوجود یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ باطل فرقوں نے ہمیشہ جھوٹے خوابوں کا سہارا لیا ہے۔ موجودہ دور میں قادیانی فرقہ کو دیکھئے اس کے خوابوں کی داستان اتنی طویل ہے کہ اس مختصر میں سما نہیں سکتی تاہم جسے تفصیل درکار ہو وہ فتاویٰ رضویہ شریف، نیز صاحب تصانیف کثیرہ فضیلۃ الشیخ حضرت علامہ مولانا حافظ وقاری انوار اللہ فاروقی بانی جامعہ نظامیہ، حیدر آباد، دکن کی کتب کا مطالعہ کرے۔

مغفرت والے خواب کی خبر

ابھی گزرا کہ سرکار دو عالم ﷺ کا خواب میں جلوہ گر ہونا یہ خواب صاف و صریح ہوگا تاویل سے دور دائرہ شریعت میں محصور اقل قلیل۔ سرکار پر نور ﷺ کو خواب میں دیکھنے والا بھول گیا کہ سرکار نے کچھ اور فرمایا یہ بھول کر غلط بول گیا۔ کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کسی زمانے میں ایک شخص نے خواب دیکھا کہ حضور ﷺ اسے شراب پینے کا حکم فرماتے ہیں علماء سے پوچھا انہوں نے فرمایا۔ یہ خواب نہ اضغاث احلام سے ہے نہ جھوٹا بلکہ خواب دیکھنے والا بھول گیا۔ سرکار دو عالم ﷺ اس کو شراب پینے سے منع فرماتے ہیں یہ بھول کر پینے کا حکم سمجھ گیا اور اگر یہ بھی نہیں تو خواب سراسر جھوٹ۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ جلد دوم، ۱۸۷ صفحہ)

اب چونکہ لانڈھی والے خواب کا تعلق دعوت اسلامی اور سیٹھ الیاس عطار سے ہے لہٰذا موجودہ دعوت اسلامی اور امیر دعوت اسلامی کو ایمان کی کسوٹی پر پرکھنا ضروری ٹھہرا۔ خدا کا شکر ہے۔ موجودہ دعوت اسلامی کا اندرونی قانون جس کو خود امیر دعوت اسلامی نے اپنے ہاتھ سے تحریر کرکے اپنی دستخط سے مزین فرما کر اپنے مخصوص کارندوں کو روانہ فرمایا اور اسے عام کرنے سے سختی سے روکا ہے۔ اس اندرونی بائی لاز کی کاپی انجمن تحفظ ایمان کے ہاتھ لگی۔ جس کی زیراکس کاپی راقم بھی حاصل کر چکا ہے۔

اب (موجودہ دعوت اسلامی) کے (Bylaws) کو چشم عبرت سے دیکھیں۔

سگِ مدینہ محمد الیاس قادری

آہ مدینہ

حوالہ کاش! بقیع

① مدینہ علماء مقدس پتھر ہیں ان کے ہاتھ چومو اور آگے بڑھ جاؤ۔ علماء نے دین کا کام نہ کیا ہے نہ کرنے دیں گے۔

② مدینہ اپنے مرکز خانقاہوں سے دور بناؤ۔ ورنہ خانقاہوں سے لوگ بیعت ہوتے رہیں گے خانقاہوں سے بیعت ہونے والے لوگ دین کے کام میں دلچسپی نہیں رکھتے ہیں۔

③ مدینہ ہندوستان کے دورہ کے دوران میں نے کچھ تقریریں کی ہیں وہ حالات کی مجبوری تھی وہ تقریریں ضرورت پڑنے پر [illegible] تحریکی انداز میں کیا جائے مگر ان پر عمل نہ کیا جائے۔

④ مدینہ اپنے پیر بھائیوں کو ہی ذمہ داری کے عہدوں پر رکھیں تاکہ خصوصی ہدایات عام نہ ہونے پائیں

⑤ مدینہ اپنی کتاب۔ نماز کا جائزہ کا پہلا ایڈیشن المکتبۃ المدینہ سے اکٹھا کیا جائے اسے عوام کے سامنے نہ آنے دیا جائے۔

پہلی ہدایت:۔ علماء مقدس پتھر ہیں، ان کے ہاتھ چومو اور آگے بڑھ جاؤ۔ علماء نے نہ دین کا کام کیا ہے نہ کرنے دیں گے۔

اس خصوصی ہدایت پر ان کے فرزندوں کا عمل

(۱) سن ۲۰۰۴ء۔ علاقائی مراٹھواڑہ تعلقہ کیج ضلع بیڑ مہاراشٹرا میں دعوت اسلامی کا ضلعی اجتماع۔ (ذمہ دار، زبیر راکل ڈیلر کیج)

(۲) مقرر خصوصی غلام یٰسین سیٹھ (Janta Glass Stores)

(۳) مقامی علماء بشمول راقم کو اجتماع سننے کی دعوت

(۴) علماء کا اصرار کم از کم کسی عالم کو وعظ کا موقع فراہم کیا جائے۔ اس وقت دعوت اسلامی کے ذمہ دار اکبر صاحب (ٹیچر) جو پہلے حضرت علامہ سید محمد مدنی میاں صاحب قبلہ الاشرفی الجیلانی سے بیعت ہو کر اشرفی کہلاتے تھے اب سیٹھ جی سے بیعت ہو کر عطاری کہلاتے ہیں۔

راقم:۔ ایک شخص کے دو باپ نہیں ہو سکتے۔ ایک عورت کے ایک وقت میں دو شوہر نہیں ہو سکتے۔ ایک مرید کے دو پیر نہیں ہو سکتے۔ (فتاویٰ رضویہ۔ جلد دوازدہم ص ۲۵۸)

بیعت کے معنی بکنا۔ بیعت کی پہلی شرط سنی صحیح العقیدہ ہونا۔ دوسری شرط، کم از کم اتنا علم ضروری۔ کہ بلا کسی امداد کے اپنی ضرورت کے مسائل کتاب سے خود نکال سکے۔

راقم:۔ نہ اس سے جو آواز کی مکسنگ بلکہ وعظ کی فکسنگ کا جاندار مظاہرہ کرے۔

(مدنی چینل) خطبہ حضرت جی کا۔ آواز کسی اور کی۔ بیک اور ہاتھ ہلانا بابا جی کا۔ بولنے والا کوئی اور، ہے نا۔ Match Fixing سے بڑھیا Speech Fixing اور کیوں نہ ہو کہ بابا جی کے وعظ کی جھلک عنقریب آتی ہے۔

(خیر) ٹیچر اکبر صاحب کا جواب:۔ زبیر! تمہارا دماغ خراب ہے؟ ارے ہمارے اجتماع میں ایک بھی سُنّی عالم تقریر کریگا تو تبلیغی جماعت کے خلاف ضرور بولے گا۔ جس سے ہماری جماعت کی واٹ لگ جائے گی۔ یعنی ہماری جماعت تہس نہس ہو کر رہے گی۔

میں اپنے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وفاداروں سے پوچھتا ہوں تبلیغی جماعت کے خلاف بولنے سے جس جماعت کی واٹ لگ جائے وہ جماعت کون؟

ع فیصلہ تیرا تیرے ہاتھ میں ہے دل یا شکم (اقبال)

بابا جی کی دوسری ہدایت اپنے فرزندوں کے نام

اپنے مرکز خانقاہوں سے دور بناؤ ورنہ خانقاہوں سے لوگ بیعت ہوتے رہیں گے۔ خانقاہوں سے بیعت ہونے والے لوگ دین کے کاموں سے دلچسپی نہیں رکھتے۔

(دیگر)

(الاستفتاء در مرکزی دارالافتاء بریلی شریف)

زید (سیٹھ الیاس عطار) کو حضرت مفتی شریف الحق صاحب قبلہ کی کتاب

"نزھۃ القاری" کی کاپی دی گئی سیٹھ صاحب نے کاپی ہاتھ میں لے کر انتہائی ناگواری سے کہا۔ اپنے کو علماء کا کام جمتا نہیں اپنی علماء سے بنتی نہیں علماء نہ جانے کیا کریں گے۔

حاصل جواب از بریلی شریف

الجواب۔ ان جملوں سے تمام علماء کی توہین لازم آتی ہے زید (سیٹھ صاحب) پر توبہ لازم۔

(دیگر)

عمدۃ المحققین حضرت علامہ مفتی غلام محمد خان صاحب قبلہ کان اللہ لہ سے سوال و جواب کا خلاصہ (سیٹھ الیاس عطار) نے اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ سے جھوٹے عشق کا دعویٰ کرتے ہوئے کہا "وہ یعنی اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ مجھے چاہے جنت میں لے جائیں چاہے جہنم میں"

مفتی غلام محمد خان صاحب قبلہ (انار اللہ برھانہ) نے اس جملے کی شرعی گرفت فرمائی "یہ کفریہ جملہ ہے" لہٰذا "قائل توبہ کرے"۔

(دیگر)

ادیب شہیر حضرت علامہ مولینا مفتی شمشاد حسین صاحب قبلہ (بدایوں) نے فیضان سنت (قدیم نسخہ صفحہ نمبر ۱۲۰۶) میں رمضان المبارک کو ظالم حکومت کا چنگل کہنے پر (تعالی اللہ عن ذالك علوا كبيرا) مصنف کی تکفیر فرمائی۔ یونہی دارالافتاء جامعہ نعیمیہ (مراد آباد) سے بھی اس قولِ کفر سے توبہ کا حکم ملا۔

(نوٹ:۔ نئے نسخے میں اس عنوان کو تبدیل کیا گیا ہے۔ مگر بغیر توبہ کے)

راقم:۔ جو شخص کہے اللہ نے یہ تیس روزے بنائے ہیں پوری قید ہے۔ بڑا ظلم ہے۔ رمضان بڑے ظالم ہیں وہ شخص یقیناً کافر مرتد ہے (فتاویٰ رضویہ جلد ۶ ص ۱۲۹)

الحاصل جب تاجر مدنی چینل کا فسق فی الاعتقاد جہل قبیح ظلمِ شدید کذبِ مدید عیاں ہو چکا تو غیب داں نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ایسے کا بیان سننے، پر مغفرت کی بشارت دینا محال

درمحال ٹھہرا۔ اور یہیں سے مولوی یٰسین اختر مصباحی کے عرفان مسلک و مذہب کا راز کھلا لکھتے ہیں۔ ''کسی بھی سنی عالم نے انھیں (Chief of Dawate Islami) کو گمراہ و بدمذہب نہیں کہا۔''

(سچ ہے) کھوٹ بول پن ریٹون بول۔ یعنی غلط بول پر بنداز بول۔

مولانا یٰسین اختر مصباحی کے تجاہل عارفانہ کو دن کے اجالے میں دیکھیں۔
سیٹھ الیاس عطار اب کھل کر مسلک اعلیٰ حضرت کی مخالفت کررہے ہیں۔ (از مفتی محمد حسن مصباحی میلسی پنجاب پاکستان بحوالہ ماہنامہ کنزالایمان دہلی، جس ماہنامہ کے چیف خود مولانا یٰسین اختر مصباحی ہیں)

اور واضح رہے مولوی شمس الہدی صاحب مصباحی نے مفتی محمد حسن صاحب قبلہ مصباحی میلسی کے مذکورہ قول کی تردید نہیں کی صرف تضاد بیانی کا الزام عائد کیا ہے۔

اب مدنی چینل کی آڑ میں موجودہ دعوت اسلامی اور Chief of Dawate Islami کی جانبدارانہ تائیدات کا Post mortem

اقول اولاً و باللہ التوفیق و بہ الاصول الیٰ ذری التحقیق

TV کے عدم جواز و جواز سے قطع نظر چینل خواہ غیر اسلامی ہو یا نام نہاد اسلامی Totally Commercial چینلس ہیں۔

نیز بعض قرائن سے معلوم ہوا ہے کہ سیٹھ جی اپنی تحریک کو اپنا بزنس قرار دے کر اپنے خاندانی ہم منصب کو اپنی (تجارتی تحریک) کے خلاف بولنے پر پابندی عائد کروا چکے ہیں۔ اور یہ سب نہ بھی ہو تو ایک وفادار امتی کے لئے فرمان مصطفی ﷺ کافی ہے، فرمارہے ہیں اے لوگو ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ بارش کے قطرات کی مانند فتنے ٹپکیں گے، اگر تم دروازے بند کروگے تو کھڑکیوں سے آئیں گے اور کھڑکیاں بند

کروگے تو سوراخ سے آئیں گے۔

اقول: غیب داں رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی غیب دانی ملاحظہ کریں۔

کیبل دروازہ یا کھڑکی سے نہیں بلکہ سوراخ سے آتا ہے۔

شش جہت سمت مقابل شب و روز ایک ہی حال
دھوم والنجم میں ہے آپ کے بینائی کی

(الف) شمس الہدی مصباحی دیوانہ اعلیٰ حضرت، محمد الیاس سے فون پر بات ہوئی۔

(دیوانے کی اصلیت)

تقریر بہ شان اعلیٰ حضرت (از۔ سیٹھ الیاس عطار)

ایک سید صاحب ایک بار (Full Stop) بیچارے جو حالات کی وجہ سے مجبور تھے (Full Stop) سیڑھی چڑھ کر آگئے تھے (Full Stop) اور ان کا عجیب انداز تھا (Full Stop) پکارنے کا۔ کوئی سید کو دلوادو... اعلیٰ حضرت دولتمند تو تھے نہیں۔ آپ کا مکان ہندو کی ملک تھا۔ کچھ کرائے کا معاملہ تھا یعنی غیر کے مکان پر قابض ہو کر کرایہ ادا نہیں کرتے تھے۔ تقریر ختم۔ (بحوالہ ابلیس کا رقص)

محترم حضرات: ۔ دیکھ لی آپ نے دعوت اسلامی کے امیر اہل سنت اور مجدد دین و ملت کے لیاقت کی ادنیٰ جھلک سچ ہی تو فرماتے ہیں مناظر اہل سنت خلیفہ امیر ملت، وسیع الالقاب عالی جناب الحاج عبدالستار ہمدانی صاحب قبلہ ''میں الیاس قادری کو مجدد مانونگا۔ مگر دو شرطوں کے ساتھ، پہلی شرط وہ (سیٹھ الیاس عطار) فتاویٰ رضویہ کا ایک پیج دیکھ کر پڑھیں۔ دوسری شرط وہ Guarantee دے کہ مجدد سے آگے کوئی اور دعویٰ نہ کرینگے۔''

دیوانے کی تصویر کا دوسرا رخ

عزیز مکرم السلام علیکم!

اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کا مکان کرایہ دار کے قبضہ میں ہے۔ یہ کس قدر افسوس ناک بات ہے۔ مولیٰ تعالیٰ اس کے قبضہ کو جلد دفع فرمائے۔ (آمین)

(نوری تحریر کا عکسِ جمیل از سرکار مفتی اعظم ہند ﷺ فتاویٰ رضویہ جلد ۱۱، سیکنڈ لاسٹ)

عرض راقم:۔ مولانا شمس الہدیٰ مصباحی جو اعلیٰ حضرت ﷺ پر بہتان باندھے بلکہ خاکش بدہن اعلیٰ حضرت ﷺ کو غاصب کہے مفتی اعظم ﷺ کی تکذیب کرے آپ اسے دیوانہ اعلیٰ حضرت فرمائیں۔ آواز دو انصاف کو انصاف کہاں ہے۔ ورنہ

تیرا کھائیں تیری اداؤں سے الجھیں
ہیں منکر عجب کھانے غرانے والے

(ب) ماضی قریب میں ازہری میاں اور محدث کبیر نے فرمایا میں الیاس قادری کو رات کے اندھیرے میں بھی سنی جانتا ہوں۔

اقول:۔ اب ذرا دن کے اجالے میں اپنے استاذ گرامی علامہ محدث کبیر اور تاج الشریعہ کیا لکھتے ہیں ملاحظہ کریں۔

(۱) مجھے خبر ملی ہے کہ دعوت اسلامی کے افراد مجھے دعوت اسلامی اور اس کے مدنی چینل کا حامی بتلاتے ہیں۔ یہ بات سراسر غلط ہے۔ (از محدث کبیر)

(۲) شہادت شرعیہ سے ثابت ہو چکا ہے کہ دعوت اسلامی والے مذہب اہل سنت کے خلاف تقریر کرتے ہیں۔ دعوت اسلامی میں شمولیت ہرگز جائز نہیں۔ ان کی تحریک سے لوگوں پر اجتناب و پرہیز لازم ہے۔ میری کسی سابقہ تحریر سے لوگ دھوکہ نہ کھائیں۔ (از تاج الشریعہ)

(۳) ان لوگوں (دعوت اسلامی) سے صلح کلیت کی بو آتی ہے۔ (از مفتی عبید الرحمن صاحب قبلہ بریلی شریف)

اقول:۔ اہل فہم، فہم سے کام لیں۔ اور یہیں سے اہل فہم پر روشن ہوا کہ مولانا شمس

الہدیٰ مصباحی کی تحریر "حقیقت حال" کا پہلا جملہ (نفاق خواہ عمل میں ہو یا عقیدہ میں بہر صورت اعلیٰ حضرت سے دور و نفور ہے) یہ صغریٰ صادقہ ہے اور مابعد کی تحریر بعد حذف زوائد مفہوماً کبریٰ کاذبہ۔ پس نتیجہ کیا ہوگا اہل فہم سے پوشیدہ نہیں۔ لہٰذا سیٹھ الیاس کی تائید میں سالبہ کلیہ کی نقیض موجبہ جزیہ مولانا شمس الہدیٰ کے لئے کیا مفید۔ کیا آپ نہیں جانتے! ثبوتِ شئی لشئی فرع ہے مثبت لہ کے ثبوت کی۔ (شرح تہذیب) آئینہ آئینہ ہی ترے پندار کا جواب تو ہے

مفتی اشرفیہ بدر عالم مصباحی

قولہ:۔ مدنی چینل... حاجت کا تحقق بہت پہلے ہو چکا ہے مگر حالات کے پیش نظر جرأت نہیں ہو رہی تھی۔

راقم:۔ اور جب جرأت ہوئی، تو 90-Channels کھول دیئے۔ تفصیل در ماہنامہ جام نور مئی 2010ء

حضرات:۔ یہ رہے اشرفیہ کے مفتی...... حاجت کا تحقق تو بہت پہلے ہو چکا تھا۔ اور بقول مفتی اشرفیہ لوگوں کا دین و ایمان تباہ و برباد ہوتا رہا ملت کی عزت و ناموس پر خطرات کے بادل منڈلاتے رہے۔ قوم دشواریوں کی گھاٹیوں میں بھٹکتی رہی اور مفتی اشرفیہ حالات کی سازگاری کے منتظر رہے۔ یعنی چلو تم اُدھر کو ہوا ہو جدھر کی۔

وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم "الساكت عن الحق شيطان اخرس" ترجمہ:۔ حق سے خاموش رہنے والا، بہرہ شیطان ہے۔

خیر یہ تو رہے چھوٹے میاں...... اب چلیں بڑے میاں کی طرف

کہنے کو ان سے کہتا ہوں احوال دل مگر
ڈر ہے کہ شان ناز پر شکوہ گراں نہ ہو

سرخی TV پر اسلامی پروگرام بوجہ حاجت شرعی جائز ہے۔

(از مفتی نظام الدین اشرفیہ)

مدنی چینل کے دینی سلسلے... اگر جاندار کی تصویر کشی سے پاک ہیں (جیسا کہ Music اور عورت سے پاک ہیں) تو انہیں دیکھنا اور دکھانا جائز ہے۔ ماہنامہ جام نور دہلی

سوال۔ آپ کے چینل کی ہمنوا: TV کے پروگرام آنکھوں پر ہی نہیں دلوں پر اثر انداز ہونے لگے۔ (سیدہ حنا کوثر۔ ماہنامہ جام نور دہلی)

مفتی صاحب:۔ عورت سے پاک مردوں اور اَمردوں سے بھرپور دینی سلسلے عورت دیکھ سکتی ہے؟ خیال رہے TV پر نظر آنے والے منظر کو آپ تصاویر تسلیم کر چکے ہیں۔ اگر ہاں تو آپ نے حدیث پاک پڑھی ہوگی۔ افعمیاوان انتما

حضرات گرامی:۔ ایک نابینا صحابی ؓ در دولت پر حاضر آتے ہیں سرکار کے پاس اس وقت دو ازواج مطہرات موجود ہیں۔ سرکار ﷺ نے انہیں پردے کا حکم دیا۔ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ وہ تو اندھے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم تو اندھی نہیں ہو۔ (ابوداؤد) **لہٰذا عورتوں کا اجنبی مردوں کو دیکھنا جائز نہیں۔**

واہ! محقق صاحب واہ! مرد اجنبی عورت کو نہ دیکھے مگر (اجنبیہ عورت) مردوں اور لڑکوں کو خوب گھورے۔ یہاں تک کہ دل ڈولے۔ یہ پیاری تحقیق آپ ہی کو مبارک۔

گھر کے تابوت میں صاحب خانہ کی آخری کیل

"بالقصد تصویر کو دیکھنا بھی حرام اگرچہ کسی اللہ کے ولی کی ہو"

(از مفتی شریف الحق صاحب، ماہنامہ اشرفیہ)

قولہ:۔ حاجت سے مراد شرعی حاجت ہے اس کا تحقق اس وقت ہوگا جب TV پر دینی امور نشر نہ کرنے کے باعث امت گمراہ ہو دین و مذہب کا ضرر ہو۔ ماخوذ از فتاویٰ رضویہ وغیرہ۔

(نوٹ ضروری)

"دیانت کا پہلا خون"

یہ مفتی نظام الدین صاحب کا کلام ہے فتاویٰ رضویہ سے ماخوذ نہیں۔ ہاں البتہ اس کے بعد چند جملے فتاویٰ رضویہ رسالہ مبارکہ جلی النص سے اور کچھ اس سے قبل کے نقل کر کے ماخوذ از فتاویٰ رضویہ وغیرہ کہہ کر محقق مسائل جدیدہ نے اپنے خیال کو محقق علی الاطلاق اور مجدد علی الاطلاق کے خیال سے جوڑ کر اپنی جدید تحقیق میں ایک عدد کا اضافہ فرمانے کا کارنامہ انجام دیا ہے۔ ذرا محقق صاحب کے ہاتھ کی صفائی تو دیکھئے جس جگہ فتاوی رضویہ کی عبارت من وعن نقل کی حوالہ کوڈ فرمایا اور جہاں اپنے قول کی ملاوٹ کی وہاں صرف ماخوذ از فتاوی رضویہ وغیرہ کہہ دیا، تا کہ ڈھونڈتے رہیو۔

اب ہم بتوفیق الٰہی فتاوی رضویہ سے بتاتے ہیں کہ حاجت شرعی اور ضرورت کسے کہا جاتا ہے۔

جنوب افریقہ ڈربن سے خطیب چین و افریقہ حامل علوم رضا مبلغ اعظم الہند حضرت علامہ و مولانا عبد العلیم صاحب قادری برکاتی رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اعلیٰ حضرت ؓ سے استفسار فرمایا۔

محصول سوال

اب تک پاسپورٹ کے لئے فوٹو کی ضرورت نہیں تھی اب حکومت کی جانب سے فوٹو ضروری قرار دیا گیا ہے۔ تجار حضرات اور ہمارے لئے ہندوستان کی آمد و رفت بنا فوٹو پاسپورٹ مشکل ہوگئی ہے۔ اس مشکل مجبوری میں آیا پاسپورٹ کے لئے فوٹو کھنچوانے کی اجازت ہے یا نہیں؟

حاصل جواب از اعلیٰ حضرت ؓ

احادیث متواترہ و ہزارہا ائمہ اکرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ارشادات کی

روشنی میں فوٹو بنانا بنوانا، لگانا لگوانا، رکھنا، رکھوانا مطلقاً حرام ہے مگر چند جگہوں میں۔

اولاً......ضروری سفر

ثانیاً......اپنے بال بچوں کو لانے کے لئے

ثالثاً......(کافی قیود و شرائط کے ساتھ) مال و تجارت میں انتہائی نقصان ہونے کی صورت میں۔

رابعاً......کفار و نا مسلمان کی رشد و ہدایت کے لئے، بشرطیکہ یہ رشد و ہدایت اسی پر موقوف ہو۔ نیز گمان غالب ہو کہ اس کی رشد و ہدایت کو لوگ قبول کریں گے۔

(ماخوذ از فتاوی رضویہ، جلد نصف دہم، صفحہ نمبر ۱۹۷، ۱۹۸)

حضرات! ایمان و انصاف سے بتایا جائے کہ ٹی وی کے جواز یا حاجت و ضرورت کے وہم و گمان کا اس میں کہاں گزر۔ اس کے باوجود بھی اگر مفتی نظام صاحب کی حاجت برآری، ٹی وی صاحبہ ہی سے ہو رہی ہے کہ وہی موقوف علیہا ہے تو آپ اپنا دار الافتاء (Lock) کر دیں اور مولانا یٰسین اختر مصباحی کا دار القلم بند کروا دیں۔ بلکہ مصباحی صاحب دار العلوم اشرفیہ کو ہی بند کر دیں۔ اور یہ سب نہ کر سکیں تو مفتی مطیع الرحمن اور مفتی نظام صاحبان سن لیں کہ ٹی وی صاحبہ میں حاجت کا تحقق نہ ہو سکے گا۔ حتی یلج الجمل فی سم الخیاط و من ادعی فعلیہ البیان۔ و علینا ردہ بابین الطبیان۔

اب ذرا محقق مسائل جدیدہ کی عادتِ قدیمہ یعنی قطع و برید کی جھلکیاں دیکھیں۔

و کم لہ من نظیر و لکن ماذا علی من لا لہ نذیر والحمد للہ الذی ارسل الینا من ہو نذیر و بشیر و جَعَلَ لنا التوفیق خیر رفیق و ہو علی ما یَشَاء قدیر۔

الحق مر

جواز ناروا از کجا از کناں جواز ناروا از چنین زچناں

ھَدایا آخرین بفتح ھا

"نہ عورت غیر مرد کو دیکھے نہ مرد غیر عورت کو"

(القرآن النور، الحدیث ابوداؤد، ٹی۔وی کو ناجائز کہنے والے جمیع اہل سنت)

"عورت غیر مرد کو دیکھے مرد غیر عورت کو"

(مودودی صاحب مجوز ٹی وی، تھانوی صاحب افاضات یومیہ ج ۶، ص ۱۳ و ۱۹)

"عورت دنیا بھر کا تنہا سفر کر سکتی ہے ساری دنیا اس کے لئے محرم ہے۔" ماحصل وہی جو تھانوی صاحب کا۔ بلکہ تھانوی صاحب سے دو قدم آگے

(پروفیسر صاحب، اسپیچ در لندن)

'داڑھیاں، ساڑھیاں ہرگز نہ ہرگز نہ دیکھے مگر ساڑھیاں، داڑھیاں پگڑیاں بالضرور دیکھیں'

(جدید تحقیق، محقق صاحب، جام نور)

دیکھو جی......دیکھنا، دکھانا ۲۰ سال پہلے حرام تھا اب حلال ہو چکا ہے

(مطیع علی الاطلاق)

"دیانت کا دوسرا خون"

نبراس میں یہاں تعبدی کا بھی لفظ ہے مگر مولانا (مفتی نظام الدین) نے اپنے نقطۂ نظر کے خلاف دیکھ کر اسے حذف فرما دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون (از قولِ فیصل)

"انصاف کا تیسرا خون"

انھوں (مفتی نظام الدین) نے امام احمد رضا کی عبارت کے درمیان سے الفاظ حذف کر دیئے۔ (بالفاظہٖ از قولِ فیصل) وقال تعالیٰ لا تخونو اللہ والرسول

ترجمہ۔ اے مومنوں اللہ و رسول سے دغا نہ کرو اور نہ اپنی امانتوں میں دانستہ خیانت

کرو کہ یہ آخرت کے کام میں سدِّ راہ ہوتا ہے۔ (پارہ ۹ سورۂ انفال۔ آیت نمبر ۲۷)
ثم اقول:۔ جسے مفتی نظام الدین صاحب کے خیانتوں کی تھکا دینے والی داستان درکار ہو وہ مفتی مطیع الرحمٰن پورنوی کی کتاب "قول فیصل" کا مطالعہ کرے۔

پنبہ کجا کجا نہم کہ تن ہمہ داغ داغ شد

"اپنے ہی ضمیر کا چوتھا دردناک خون"

ع..... باغباں بھی خوش رہے راضی رہے صیاد بھی

مگر واقعہ یہ ہے کہ میں نے ازخود یہ کام شروع نہیں کیا بلکہ مجھ سے شروع کرایا گیا۔ ہاں صرف ایک اختلافی مسئلہ میں میرا قلم اٹھا۔ (فتاویٰ برکات مصطفی ص ۱۵۹)
راقم:۔ اختلاف نہیں "مخالفت" کہ حضور مفتی اعظم نے اسے زحمت سے تعبیر فرمایا۔
میں نے ازخود نہیں کیا اھ (ازمفتی نظام)
راقم:۔ ؎ تن کی دنیا تن کی دنیا سود وسودا مکروفن
اب اس طرح کے مسئلہ میں میرا قلم نہ اٹھے گا۔ (ازِمفتی نظام)
راقم:۔ لیکن ایسا نہ ہوا والتفصیل سیاتی علی الفور
ارشاد مشائخ ناطق تھا اھ (ازمفتی نظام)
راقم:۔ ارشاد مصطفی ﷺ حاکم ہے لا طاعة لاحد فی معصیة الله اللہ کی نافرمانی میں کسی اتباع نہیں۔
کام اسی نہج پر ہونا چاہئے اھ (ازمفتی نظام)
راقم۔ پھر ؎ کیا نہیں ممکن کہ تیرا چاک داماں ہو رفو
حضرات:۔ "اب اس طرح کے مسئلہ میں میرا قلم نہ اٹھے گا" اس جملے کو ذرا زور دیکر دوبارہ پڑھئے۔ پھر مسئلہ ہلال اور مسئلہ ریل پر نظر دوڑایئے اور یہیں تک محدود نہیں، بلکہ محقق صاحب کے خطرناک ارادوں کو جانئے۔ محقق صاحب اپنے دارالافتاء

میں راقم سے..... نماز کے لئے استقرار علی الارض ہی شرط نہیں، جس پر ان کے شاگرد مفتی معراج صاحب جالنہ شاہد ہیں۔ لو تغفلون عن اصلحتکم و امتعتکم

"اپنے ہی منصب کا پانچواں بھیانک خون"

یہی موقف آج سے اٹھارہ سال پیشتر مفتی شریف الحق اور علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ اور مولانا محمد احمد مصباحی وغیرہ کا بھی رہا ہے۔ (از۔ مفتی نظام الدین)
مفتی صاحب! قوم آپ سے اور آپ کے صدر مدرس (مصباحی صاحب سے) پوچھنا چاہتی ہے جو موقف اٹھارہ سال پیشتر اشرفیہ کے **Hall** میں طے ہوا۔ اتنے طویل خاموشی کے بعد **Mouritius** کی سرزمین پر کیوں ظاہر ہوا؟
میرے سنی بھائی ذرا موقف سے واقف ہو لیں تا کہ اپنے پرائے کی تفریق میں تشویش نہ ہو۔
لیجئے مفتی نظام صاحب کا موقف۔ پورے ملک کا ایک **Chief Justice** ہو اور ملک کے ہر شہر میں اس کے نائبین ہو وہ سب آپس میں **Code Word** مقرر کریں پھر وقتاً فوقتاً وہ **Code Word** بدلتا رہے پھر آپس میں موبائلس پر دید وشنید ہو۔ بس ماریشش کی سوغات کی اوٹ میں منہ چھپائے چاند نکل آیا۔ ملخصاً من اقتضاء کلامہ۔ وہ مفاجاتی چاند مسلک رضا کا قاتل بنا جو مسلک رضا..... مسلک اہل سنت کا مرادف ہے۔ (عرفان مسلک)

ع..... مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری۔

جس نے امام احمد رضا علیہ الرحمة و الرضوان کے مسلک مختار کا ساتھ دیا، پیروی کی حق پر رہا، صراط مستقیم پر رہا، جس نے اس سے بغاوت کی، اختلاف کیا وہ گمرہیت کے اس دلدل میں جا گرا (ازمحقق ڈاؤن لوڈر انٹرنیٹ)
اپنے الزام کو مبرہن کرنے کے لئے روئے سخن کلام رضا کی طرف پھیروں۔

سوال از بریلی بھیت: آپ کی دستخط و مہر کا ایک پرچہ بریلی میں لگا دیکھا جس میں آپ نے ۲۹ شعبان کا چاند ہونے پر شہادت ملنے کا تذکرہ فرمایا ہے۔

جواب از اعلیٰ حضرت: ہاں میں نے لکھا ہے مگر پیلی بھیت والوں کے لئے نہیں صرف بریلی والوں کے لئے تفصیل کے لئے مفتی کوثر حسن صاحب قبلہ کا فتویٰ ملاحظہ کریں۔

حضرات گرامی! ابلیس کا رقص نامی کتاب کا صفحہ نمبر ۴۳ دیکھیں۔ آج آپ کے ایک اور دبنگ مفتی کو توڑ کر پچاس ہزار روپیے (Rs 50000/- fifty thousand) کے عوض TV دیکھنا جائز کروالیا۔

حق سے بدھو کے لوگوں کا بھلا بنتا ہے
ارے میں خوب سمجھتا ہوں معمہ تیرا

محقق صاحب کا چلمن سے لگے بیٹھنے کا انداز

مساجد میں TV دیکھنے دکھانے کا اہتمام بالکل نہ ہو کہ اس سے بسا اوقات مساجد کی حرمت پامال ہو سکتی ہے۔ (از۔ مفتی نظام الدین، جام نور)

گھر میں پرویز کے شیریں تو ہوئی جلوہ نما
لے کے آئی ہے مگر تیشہ فرہاد بھی ساتھ

حضرات! محترم بسا اوقات سے کیا سمجھے آپ مولانا موصوف کا منشاء یہ ہے کہ مسجد میں TV صاحبہ کا داخلہ کلیۃً ممنوع نہیں بلکہ کبھی کبھار لگوا لیں تو کوئی حرج نہیں۔

محقق صاحب! اگر اسی لب و لہجے میں کوئی شرابی کہے کہ شراب بسا اوقات حرام ہے، کبھی کبھار ایک آدھ پیگ مار لیں تو کیا حرج ہے۔ کیا حکم ہوگا بیان کریں۔

اللہ اللہ ناخدا ترسوں نے دین و مذہب کا کھلواڑ بنا کر رکھ دیا ہے۔

قیامت کیوں نہیں آتی؟ الٰہی ماجرا کیا ہے

یوں بھی یہ یعنی (TV) عوام مسلمین کی وحشت کا سبب ہے۔ (از مفتی نظام، جام نور)

ذرا تماشہ تو دیکھے ایک طرف TV صاحبہ میں مولانا موصوف کی حاجت متحقق ہو رہی ہے تو دوسری جانب مسلمانوں کی وحشت کا سبب بن رہی ہے اور مساجد کی حرمت پامال ہو رہی ہے۔ یہ آنکھوں سے لہو کی بوند ٹپکنے کی بات نہیں تو اور کیا ہے؟

گہہ بت شکنی گاہ بمسجد زنی آتش
از مذہب تو گبر و مسلماں گلہ دارد

مذہب بمعنی طرز و طریقہ فکر و خیال۔ (عرفان مذہب، صفحہ نمبر ۹۷، مولانا یٰسین اختر)

اب مفتی نظام الدین صاحب سنبھل جایئے کہ آپ کا پیش کردہ مصرع آپ پر ہی الٹ رہا ہوں۔ ع..... چھوڑ کے نغمہ حجاز دیس کی چیز گائی کیوں؟

خون ہی خون

زخرف القول غرورا بناوٹ کی بات دھوکے کو

مجلس شرعی پابند ہے فتاویٰ رضویہ کے مطابق ہی اپنے فیصلے صادر کرے۔ (از محقق)

یہاں عرف بھی بدل گیا ہے اور تعامل بھی۔ (از محقق، چلتی ٹرین، ۳۰)

حقیقی مسلمان کا عرف شرعاً ملحوظ و مقصود، کفار کا عرف و تعامل مردود۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۱)

فیصلہ اہل علم حضرات کریں۔

کہانی کی ابتداء

(۱) آج سے ۹۶ ربرس پہلے مدرسہ نعمانیہ دہلی سے محمد ابراہیم احمد آبادی صاحب قبلہ نے اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ سے چلتی ٹرین اور سمندری جہاز پر نماز پڑھنے کا طریقہ دریافت کیا، کیوں کہ مولوی کفایۃ اللہ صاحب نے تعلیم الاسلام نامی کتاب میں لکھا تھا۔

ج۔ چلتی ریل اور جہاز پر نماز جائز ہے۔ (تعلیم الاسلام جلد ۴ صفحہ ۵۵)

جواب از اعلیٰ حضرت ﷺ۔ فرض اور واجب و سنت فجر، چلتی ریل میں نہیں ہو سکتے اگر ریل نہ ٹھہرے اور وقت نکلتا دیکھے پڑھ لے پھر رک جانے کے بعد نماز دہرا لے

کیونکہ زمین پر کامل قرار فرض وواجب نماز میں نماز کی درستگی کے لئے ضروری ہے۔ اسی وجہ سے کھڑے ہوئے جانور پر بھی بلاعذر درست نہیں کیوں کہ زمین پر ٹھہرنا نہ پایا گیا۔ حتیٰ کہ اس طرح کی بیل بنڈی پر بھی نماز درست نہیں جس کا جوتا (جوا) بیلوں، بھینسوں کے کاندھوں پر ہو چاہے وہ بیل گاڑی رکی ہوئی ہی کیوں نہ ہو کہ ان جملہ صورتوں میں زمین پر **Totally** ٹھہراؤ نہیں ملتا (جو نماز کی درستگی کے لئے لازم ہے) نماز کے لئے زمین پر جماؤ اس قدر ضروری ہے کہ کشتی اگر سمندر کے کنارے پانی میں ٹھہری ہے تو کشتی کے اندر عندالتحقیق نماز درست نہیں۔ جب زمین پر کچھ نہ کچھ ٹھہراؤ کے باوجود نمازیں جائز نہیں تو **Super fast** میں کیونکر روا ہونگی کہ استقرار ہی نہ پایا گیا۔ ہاں چلتی کشتی کا حکم **Super fast** سے جداگانہ ہے کہ دریا میں رواں جہاز رک بھی جائے تو پانی ہی پر رکے گا اور **Super fast** جہاں کہیں ٹھہرے تخت بن جائے گا۔

لہٰذا نماز کے لئے جہاز و کشتی کے رکنے کا انتظار بے سود و فضول اور **Passenger** اور **Mail** کا رکنا سودمند ضرور۔ اخیر میں امام احمد رضا رضی اللہ عنہ اپنے داب ودستور کے مطابق وضاحت فرماتے ہوئے مولوی کفایۃ اللہ مصنف تعلیم الاسلام کو لاحق شبہ کا ازالہ فرماتے ہیں یہ منع من جھۃ العباد ہے عذر سماوی نہیں کہ اگر عذر سماوی ہوتا تو بندے کے اختیار سے باہر ہوتا۔ اور یہاں ٹرین کا زمین پر روکنا، چلانا بندے کے اختیار میں ہے۔ پھر مولوی عبدالحئی لکھنوی اور مولوی کفایت اللہ صاحبان پر تعریض فرماتے ہیں کہ انگریزوں کے کھانے کے لئے ٹرین روکی جاتی ہے اور نماز کے لئے نہیں روکی جاتی۔ تو حکم بیان فرماتے ہیں کہ بندے کو مولیٰ کے احکام کی بجا آوری میں مجبوری مولیٰ کی طرف سے ہو تو بندہ معذوری کا **Benefit** پائے گا کہ اس حالت میں جیسے بھی ہو حکم بجالائے تعمیل حکم ہو جائیگی۔ اور اگر بندہ حکم کی ادائیگی میں

مخلوق کی طرف سے مجبور ہو تو اس صورت میں بندے کو مجبوری کا **Benefit** نہیں ملے گا۔ لہٰذا چلتی ٹرین میں وقت کے احترام میں نماز پڑھ لے لیکن عذر ختم ہونے پر ان نمازوں کا اعادہ کرے۔ فکیف تجعلہ من جھۃ العباد کہ یہی حکم ہے۔ ھذا خلاصۃ ما فی فتاویٰ مبارکہ بعبارۃ واقتضاء (جلد سوم صفحہ [illegible])

آپ ذرا فتاویٰ رضویہ حصہ دوم کی عبارت بغور ملاحظہ کریں تاکہ شاخ پہ بیٹھ کر جڑ کاٹنے کا تماشہ ہر کوئی دیکھ لے۔

(۲) لیجئے! تاریخ کے اعتبار سے ۳ سال قبل ترتیب کے اعتبار سے ۹۶ برس پیشتر الجواب: ٹھہری ہوئی ریل میں سب نمازیں جائز ہیں۔ مگر چلتی ہوئی میں فرض و وتر اور صبح کی سنتیں نہیں ہو سکتیں۔ (بالفاظ فتاویٰ رضویہ شریف جلد دوم ۹۶)

راقم: محمد احمد مصباحی، مفتی نظام الدین، مفتی مطیع الرحمن صاحبان بتائیں انگریزوں کے کھانے وغیرہ کا کہاں تذکرہ ہے۔ شرم شرم شرم۔

(۳) کشتی یا ریل یا کسی تنگ مکان میں لوگ جمع ہیں کہ کھڑے ہو کر نماز کی گنجائش نہیں جب وقت جاتا دیکھے بیٹھ کر پڑھ لے پھر پھیرے۔ (فتاویٰ رضویہ شریف جلد اول، ص ۶۲۲ حاشیہ) انگریزوں کی ڈش کا کوئی تذکرہ نہیں۔

اقول: ھذا ثابت علی المرکب الجاری اشارۃ بل دلالۃ ومن شاء صدق کلامنا فلیطالع رسالۃ حسن التعمم خاصۃ تطفل المصنف علی البحر فی ھذا المقام بالاستیعاب حیث قال المصنف کما ھو حکم کل عذر جاء من قبل العباد ومسیر القطار الممنوع الا من عذر منع من جہت العباد کیف یاتی بما نہ تبیانا منہ

لطیفہ: راقم نے جلد دوم کے مبارک فتاویٰ کا تذکرہ دارالافتاء جامعہ اشرفیہ مبارکپور میں کیا تو صوفی نسیم اور مفتی نفیس نے بغیر دیکھے اس فتوی کو مجمل کہا اور مفتی نظام صاحب نے

دبی زبان میں ان حضرات کی تائید فرمائی۔ اقول و باللہ التوفیق
بنسبت دوم۔ مذکور فی سوم فتوی لغۃ مجمل بمعنی Short Form ہے کہ سوم میں اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ نے تفصیلاً منع من جھۃ العباد پر ہی گفتگو فرمائی۔ کیونکہ مولانا عبدالحیٔ اور مولوی کفایۃ اللہ صاحبان کو منع من جھۃ العباد ہی میں شبہ لاحق ہوا تھا اور اسی شبہ کا ازالہ مقصود تھا۔ جبکہ حصہ دوم میں عذر کے دونوں اقسام عذر سماوی اپنے جملہ افراد و ملحقات عذر از جانب عبد تمام افراد و متعلقات کے ساتھ صرف دو الفاظ (ذاتی مجبوری یا کسی کی ممانعت) کے ساتھ رقم فرمائی۔

حضرات! ۱۳۳۶ھ کے بعد سے آج کی تاریخ تک کوزے میں سمندر کی مثال کے لئے کوئی جگہ ہے تو فتاویٰ رضویہ، ج دوم، ص ۱۹۶ سے بہتر کہیں نہیں و ذالك فضل الله يوتيه من يشاء اس روشن وضاحت کے بعد بھی اگر کوئی حصہ سوم کے بحث کی ذخامت دیکھ اس کو مفصل کہے تو وہ میزان و منشعب کی گردان "صرف صغیر و صرف کبیر" کو سمجھے۔

میں نے تو کیا پردۂ اسرار کو بھی چاک   دیرینہ ترا مرض ہے کورنگاہی

خیر:۔ اس خلاصہ کے بعد زمین پر چلتی گاڑیوں میں نماز نادرست ہونے پر گفتگو کی ضرورت نہیں، لیکن برا ہو بے جا ضد کا، اشرفیہ کا موجودہ شرعی بورڈ امام احمد رضا رضی اللہ عنہ کی روش کو تیاگ کر مولوی کفایت اللہ کی روش پر گامزن ہو گیا اور ناروا حکم کو روا کرنے لگا اور نہ صرف یہ کہ بھارتیہ ریل کے نظام پر ورق کے ورق سیاہ کر ڈالے بلکہ پورے India ریل پٹریوں کی خاک چھان ڈالی۔ جس سے پوری دنیائے سنیت کی فضاء مکدر ہو کر رہ گئی۔ کہ الامان والحفیظ انھیں نہ اپنے بڑوں کے فرامین کی پرواہ رہی، نہ اپنے چھوٹوں کی گزارشات کی کیونکہ "ہم چوں دیگرے نیست"۔ ثبوت کے لئے چلتی ٹرین نمبر ملاحظہ کریں۔

"وہ اعلیٰ حضرت کی تحقیق تھی یہ میری تحقیق ہے۔" (از مفتی نظام مصباحی۔ چلتی ٹرین نمبر ص ۳۳) ع...... نہ تھی دل میں تو کیوں آئی زبان پر

قد بدت البغضاء من افواههم وما تخفی صدورهم اكبر

اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کی تحقیق اور مفتی نظام کی تحقیق موازانہ کے تناظر میں

ہندوستان کے دور آخر میں احمد رضا خان جیسا طباع و ذہین فقیہ پیدا نہیں ہوا لہٰذا انھیں اپنی رائے بدلنے کی ضرورت نہیں پڑی۔ (ڈاکٹر اقبال)

جناب دیوریاوی

"کھانے کے لئے روکنے کا مطلب یہ ہے کہ ریلوے ٹائم ٹیبل میں کھانے کا وقفہ بھی شامل ہوتا تھا۔" (از مفتی نظام) چند سطروں کے بعد "انگریزوں کے کھانے کے لئے ٹرین روکنا یہ کسی قانون اور دستور کے تحت نہ ہوا۔" (از مفتی نظام)

خلاصہ:۔ اقبال کہتے ہیں لاکھوں لاکھ مقدس و مبارک سطروں میں رضا کو رد و بدل کرنے کی نوبت نہ آئی۔ وذلک فضل اللہ

اور مفتی نظام الدین صاحب کو ایک ہی مضمون میں چند سطروں کے بعد بھارتیہ نظام ریل کو ناقابل تبدیل بنانے کے لئے اپنے آپ کو جھٹلانا پڑا۔ فیصلہ قارئین کریں۔

تاہم بشمول بڑے میاں (مصباحی صاحب) وبعض مصباحی برادران گھی کا چراغ جلا رہے ہیں کہ ہم نے لمبا تیر مار لیا ہے کہ قوم و ملت کے سر پٹریوں سمیت چلتی ٹرین کو لاد رکھا ہے اس لئے تحقیق حق کا پیش کرنا ضروری ٹھہرا۔

اقول:۔ "برا ہو بے جا ضد کا" کہ فرماتے ہیں غور کیجئے کہ چلتے اونٹوں پر نماز پڑھنے میں شرط کے ساتھ کئی کئی فرض فوت ہوتے تھے پھر بھی بشمول امام احمد رضا قدس سرہٗ

فقہائے احناف نے جواز بلا اعادہ کا حکم دیا مگر ان کی پیروی کرتے ہوئے مجلس شرعی نے عصر حاضر کی ٹرینوں پر جواز بلا اعادہ کا حکم دیا تو ہمارے مہربانوں نے نہ صرف یہ کہ چلتی ٹرین بلکہ پوری ریلوے لائن سر پر اٹھالی۔

اقول:۔ مصباحی صاحب !ایک شرط فوت ہو یا کئی ارکان وشرائط۔ جو فقہائے حنفیہ چلتے اونٹوں پر جواز بلا اعادہ کا حکم فرماتے ہیں وہی حضرات بیلوں بھینسوں کے کاندھے پر ٹھہری ہوئی بیل گاڑی پر نماز کے عدم جواز کا حکم فرماتے ہیں۔ اب مجھے آپ ہی کے لب ولہجہ میں یہ کہنے کی اجازت عطا نہ فرمائینگے کہ ایک رخ کو اجاگر کرنا دوسرے رخ کو چھپانا وہ بھی اپنے غلط موقف کو قوم پر لادنے کے لئے کیا یہ نائبینِ مصطفی ﷺ کی شان ہے؟ کیا اسی کا نام شرعی بورڈ ہے؟ کیا یہی منصبِ افتاء ہے؟۔ ع

اپنے من میں ڈوب کر پا جا سراغ زندگی

جی ہاں! تھانوی نے توہین مصطفی کر کے قیامت توڑی تو حسام الحرمین کی ضرورت پڑی اور آپ نے فتاویٰ رضویہ کو مولوی کفایت اللہ کی تعلیم الاسلام بنا ڈالا۔ تب ہم نے چلتی ٹرین کو الصوارم الھندیہ کی روش پر دوڑایا۔ سمجھ گئے نا حضرت! حضور آپ نے صدمے دیئے ہیں ہم نے فریاد کی ہے اب اگر کھل جائیں، راز سربستہ تو اپنا قصور کیا ہے؟ اب داستانِ دراز کو مختصر کرتے ہوئے جائزہ پر گفتگو کرتا ہوں اس امید پر کہ مجلس شرعی کو قبول حق کی توفیق خیر رفیق نصیب ہو۔ واللہ الموفق وھو ولی التوفیق

جیسے مجدد اعظم سیدنا امام احمد رضا رضی اللہ عنہ کے خلاف کسی فتوے اور فیصلے سے میں متفق نہیں ہوں بلکہ اس سے اظہار برأت کرتا ہوں۔ (مفتی مجیب اشرف صاحب ناگپور)

اس مقام پر محقق صاحب کی دھاندلی یا مفتی مجیب اشرف صاحب کی ملمع سازی کا تذکرہ بے جا نہ ہوگا۔ لکھتے ہیں میں نے مفتی مجیب اشرف صاحب سے فون پر گفتگو کی۔ تو آپ نے فرمایا میں نے توبہ یا رجوع نہیں کیا۔ بلکہ اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کے

فتوے کی تصدیق کی ہے۔

اہل علم حضرات! حدیث جبرئیل ذہن میں رکھیں۔ قال عمر عجبنا لهُ يسئله ويصدقه فاقول ان كان ذا عجيب فهذا اعجب (مشکوۃ کتاب الایمان ص ۱۱)

حضرات! امام اعظم رضی اللہ عنہ کے نزدیک حقیقت فی نفسھا ناممکن ہی ہو مجاز مراد ہوگا تاکہ عاقل کا کلام لغو ومہمل نہ ہو (اصول الشاشی بحث قیاس)

اور چونکہ مفتی مجیب اشرف صاحب قبلہ کا اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کے فتویٰ کی تصدیق کرنا ناممکن کیونکہ حضرت قبلہ دور رضا میں شکم مادر سے بھی مشرف نہ تھے۔ لاجرم تصدیق سے موجودہ مجلس شرعی کے غیر شرعی فیصلہ کا رد مراد لیا جائے گا۔

اور ہاں محقق صاحب! آپ کا مفہوم مخالف بھی تو یہی چیخ رہا ہے اس جا مفہوم مخالف کی پکار گوش سماعت سے کیوں نہیں ٹکراتی۔ نہیں نہیں بلکہ منطق کی رو سے منطوق کو ہی لیں...... "میں اعلیٰ حضرت کے فتوے کو حرف بحرف صحیح مانتا ہوں، اور اس حقانی فتوے کے خلاف کسی بھی فیصلہ اور فتوے سے اظہار برأت کرتا ہوں" (از مفتی مجیب اشرف صاحب)

اور چونکہ فتاویٰ رضویہ اول، دوم، سوم سے روشن ہو لیا کہ چلتی ٹرین پر جواز نماز کا حکم از مجلس شرعی حرف غلط کے سوا کچھ بھی نہیں اور مفتی مجیب اشرف صاحب اسی حرف غلط سے اظہار برأت فرما رہے ہیں اور یہی "میں متفق نہیں ہوں بلکہ اس سے اظہار برأت کرتا ہوں" کا مفاد ہے۔ منہ

اور اگر بالفرض مفتی نظام صاحب کی بات درست تسلیم کی جائے تو مفتی مجیب اشرف صاحب پر بھی خرق اجماع ودیگر الزامات عائد ہوتے ہیں جو موجودہ مجلس شرعی بورڈ نیز مفتی مطیع الرحمن پورنوی پر عائد ہو رہے ہیں۔ خذ ھذا

جائزہ از مفتی نظام الدین صاحب

قال:۔ ریلوے ٹائم ٹیبل میں اس امر پر نظر رکھی جاتی ہے کہ ٹرین زیادہ اور Fast کیسے چلے۔

راقم:۔ اس جا شرعی کونسل آف انڈیا اور مجلس شرعی کے فیصلوں کا فرق واضح ہوا چاہتا ہے۔

(۱) شرعی کونسل آف انڈیا۔ اعلیٰ حضرت کے دور سے آج تک نظام ریل میں کوئی تبدیلی رونما نہیں ہوئی لہٰذا وہی حکم لاگو رہے گا جو اعلیٰ حضرت نے فرمایا یعنی چلتی ٹرین میں نماز کی نادرستگی۔

(۲) مجلس شرعی۔ آج کے دور میں نظام ریل میں بے شمار تبدیلیاں آچکی ہیں۔ جس کا انکار عقل کا دیوالہ پن ہے اور سب۔

اقول:۔ بے شمار تبدیلیاں ہو چکیں اور ہوتی رہیں گی کیونکہ ہر کہ آمد عمارت نو ساخت۔ ہمیں ان تبدیلیوں سے نہ انکار نہ سروکار کہ محور گفتگو عین حالت رفتار خواہ سست رفتار ہو یا تیز رفتار، کیونکہ اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ نے مطلقاً فرمایا یہی حکم (نماز کے عدم جواز کا) چلتی ٹرین پر ہے۔ خذ هذا لانه غاية المرام

خود اعلیٰ حضرت نے ملکی قانون کی مخالفت کو گناہ قرار دیا ہے۔ (از مفتی نظام صاحب)

اقول:۔ حضرات گرامی اس بات کو ذہن نشیں فرمالیں اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ نے ملکی قانون کی مخالفت کو گناہ میں شمار کیا۔ ملکی قانون کو قانون خدا نہیں کہا۔ (کہ معتزلی نہیں تھے۔)

ثم اقول:۔ جب یہ بات ظاہر ہو چکی کہ ملکی قانون کی مخالفت گناہ وحرام ہونے کے باوجود یہ قانون خدا نہ بن جائیگا۔ لہٰذا آپ حضرات! مفتی نظام الدین ومفتی مطیع الرحمن صاحبان کے مغالطے میں نہ آئیں جو کہہ رہے ہیں ڈرائیور کو ٹرین روک دینے کا اختیار شرعی حاصل نہیں۔ کہ اختیار شرعی کا نہ ہونا ملکی قانون کو قانون خدا نہ بنادے گا۔

قانون کی مخالفت کی صورت میں ایک شریف اور باعزت انسان کو ذلت ورسوائی کا جو

خوف پیدا ہوگا۔ تو وہ اللہ عزوجل کی طرف سے ہے۔ (از مفتی نظام الدین)

حضرات گرامی! کیا سمجھے آپ! مفتی نظام الدین صاحب کہہ رہے ہیں یہ خوف جو آیا اس میں ملکی قانون اور تعزیرات ہند کا کوئی عمل دخل نہیں۔ یہ سب کیا کرایا اللہ کا ہے۔ جس میں بندے کے کسب کا کوئی دخل نہیں۔

حنفی مسلمانو خبردار، ہوشیار!

بندہ کو مجبور محض کہنا یہ بھیانک عقیدہ معتزلہ کے بدنام زمانہ گروہ جبریہ کا ہے جیسا کہ شرح عقائد میں مصرح ہے۔ وسياتي التفصيل عن قريب

قارئین کرام! اس مقام پر مفتی نظام صاحب نے معتزلی گروہ کے وجود ہی سے انکار فرمایا ہے۔ جیسے منافقین زمانہ گروہ منافقاں کے وجود سے انکار کرتے ہیں۔

ثم اقول:۔ شریف النفس انسان کو باحیا شریفہ پر قیاس کرنا کسی شریف النفس انسان کا کام نہیں۔ کہ شریفہ کی حیا من جانب اللہ ہے۔ اور شریف النفس کو قانون توڑنے کا ڈر۔

فشتانَ مابين الموقعين وهو لا يخفى على من خشى الرحمٰن بالغيب نعم على من خدم النفس ومشى مجرى المعتزله هذا۔ کہ شریفہ میں خوف ہے۔ جو من جانب اللہ ہے۔ اور شریف میں تخویف (از جانب ملکی قانون)

خوف وتخویف میں تفریق نہ کرنا۔ لغت سے نابلد ہونے کا ناشی۔ یا خوف خدا سے دوری پر دال۔

وقال النبی ﷺ واضع العلم عند غير اهله كمقلد الخنازر اللؤلؤ و الذهب نااہل کو علم دینا ایسا ہے جیسے خنزیر کے گلے میں موتیوں کا ہار (مشکوۃ، باب العلم)

شکل رابع از مفتی نظام الدین اشرفیہ

جو مسافر معذور نہ ہو وہ Chain Pulling کرکے جہاں چاہے ٹرین اپنی دینی دنیوی امور کے لئے روک سکتا ہے۔ یعنی اس کو اختیار حسی حاصل ہے۔ مگر

عام حالات میں اختیار شرعی حاصل نہیں۔ حضرات! مفتی نظام الدین صاحب بڑے چالاک ہیں کہ التزاماً اختیار حسی کی گوہار لگارہے ہیں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ مجھ پر اعتزال کا الزام عائد ہو جائے اور چونکہ معتزلہ کی روش کے بغیر منع من جہۃ العباد کو عذر سماوی ثابت کرنا مشکل سے مشکل تر۔ اس لئے ناچار چھپتے چھپاتے رقم طراز ہیں۔ بہر حال اس قانون تعزیر کی خلاف ورزی پر اس کے دل میں بھی اللہ تعالی کی جانب سے خوف پیدا ہوگا، جو عذر سماوی ہے۔

عرض راقم:۔ بزرگ مفتی صاحب قانون تعزیر کی خلاف ورزی کا نام خوف نہیں تخویف ہے۔ اب تو ضد کے متعدی مرض سے چھٹکارے کو لازم گردانیئے۔

بڑی درس گاہ کے محقق صاحب! ماہنامہ سنی دعوت اسلامی کے ص ۱۸ پر صرف ۱۵ سطر اوپر جائیے آپ لکھ آئیں ہیں (پھر قانون بھی اس کے اس اختیار حسی پر ضرب کاری لگائے بغیر نہیں رہے گا)

راقم:۔ ہاں ہاں اسی ضرب کاری نے بندے کو خوف زدہ کررکھا ہے اور اسی کا نام منع من جہۃ العباد ہے نہ کہ عذر سماوی اب تو **Cheif Mufti in Ashrafiya** کو سمجھ جانا چاہیے۔ بلکہ سنبھل جانا چاہیے۔ محقق صاحب آپ امام رازی علیہ الرحمہ کے استاذ ملا نصیر الدین طوسی کے انجام سے بے خبر نہ ہونگے۔

چمن میں تلخ نوائی میری گوارا کر
کہ زہر بھی کرتا ہے کبھی کار تریاق

حضرات محترم! چونکہ مفتی نظام الدین صاحب نے بہر صورت منع من جہۃ العباد کو عذر سماوی قرار دینا ہے خواہ ان کو معتزلہ کے نشان قدم پر ہی کیوں نہ چلنا پڑے۔ اس لئے مثال دے رہے ہیں کہ سابقہ وزیر اعظم آں جہانی اندرا گاندھی اپنے دور حکومت میں ایک بار اپنے کارواں کے ساتھ آندھرا پردیش کے **Level Crossing**

سے گزر رہی تھیں .... ملازم نے گیٹ نہیں کھولا۔ (از مفتی نظام)

راقم:۔ مفتی نظام الدین کو کون سمجھائے کہ گزرتی ہوئی ٹرین کے دوران **Level Crossing** کھولنے کھلوانے کا مطلب خودکشی یا قتل ہوتا ہے اس کا ریل رکوانے سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔

مکرر:۔ جو قتل و اختیار کا فرق نہ سمجھ سکے۔ وہ رضا کی تحقیق کو آنکھ دکھائے۔

خدا کی شان تو دیکھو کل چڑی گنجی   حضور بلبل بوستان کرے نواسنجی

اب ہم سے سنیئے ۱۹۹۱ء میں **C.K** جعفر شریف ریل منتری نے اپنی جائے پیدائش ضلع چتر درگ اپنے سیاسی گرو ایس۔ نجلنگپا اور اہل خاندان کے لئے ملاقاتی دورہ کیا۔ (سوانح جعفر سریف ص ۱۷۶) جس کے سبب میل ٹرینوں کے طے شدہ اوقات کو تبدیل کیا گیا بلکہ کئی ٹرینوں کو ان کے دورے کے **Root** پر رد کیا گیا ان کا یہ دورہ ہفتہ عشرہ تک رہا۔ میڈیا والوں نے ان سے پوچھا آپ اگر ہوائی سفر کرتے تو نظام ریل کو بدلنا نہ پڑتا۔

نیز شاہ بانو کیس کے سلسلے میں وزیر اعظم راجیو گاندھی نے ملکی آئین میں تبدیلی لاکر معاملہ کو درست کیا۔ (کتاب مذکور ص ۲۹)

راقم:۔ ملکی آئین میں تبدیلی آسکتی ہے..... مگر محقق صاحب کا نظام ریل ہے کہ بدلتا ہی نہیں۔ ہم تو العالم متغیر و کل متغیر حادث کے قائل ہیں۔ العالم مستغن عن المؤثر کے نہیں۔ (المرقات)

دیگر

پھر آج سے چند سال پیش تر جب حضرت تاج الشریعہ مہاراشٹر کے شہر جالنہ میں تشریف لائے ان کی ٹرین تین نمبر پلیٹ فارم پر آنی تھی۔ عالی جناب الحاج سید جمیل رضوی صاحب قبلہ ممبر آف وقف بورڈ مہاراشٹر کی ذاتی کوششوں سے مخالف

سمت کی ٹرین کو بریک کر کے حضرت کی ٹرین کو ایک نمبر پلیٹ فارم پر لایا گیا اور جو ٹرین جالنہ میں صرف تین منٹ رکتی تھی اسے وہاں پندرہ سے بیس منٹ تک روکا گیا۔

حضرات! انصاف و دیانت اگر کلی طور پر رخصت نہیں ہوا ہے۔ تو کیا اس کا صاف و صریح مطلب یہ نہیں ہوا کہ گاڑیوں کی آمد و رفت میں تبدیلی لانا یہ خاص بندے کا ہی فعل ہے خواہ وہ بندہ کمپنی ہو یا حکومت۔ اب تو مفتی اشرفیہ عقل کو بروئے کار لائیں۔ کم از کم اپنے شاگرد رشید ماہر علوم و فنون حضرت علامہ مفتی محمد انور عالم رضوی مصباحی صاحب اتر دیناجپور، بنگال کی گذارش کو سامنے رکھتے ہوئے قوم کی نمازوں کو برباد نہ کریں۔ مفتی صاحب کے شاگرد کا فتویٰ حاضر ہے۔

چلتی ٹرین پر فرض و واجب اور ملحق بالواجب نمازوں کے اعادہ کا حکم اہل سنت کا متفق علیہ و مجمع علیہ مسئلہ ہے۔ اگر کوئی اس مجمع علیہ مسئلہ کے خلاف صورت نکالے یہ بے بنیاد اور لغو ہے۔ اس کی وضاحت مفتی ناظر اشرف صاحب نے بہت ہی مدلل و مبرہن انداز میں کر دیئے ہیں۔ مفتی نظام الدین صاحب نے جو حکم صادر فرمایا وہ فقہائے کرام کی مخالفت میں ہے۔ (لہٰذا) مفتی نظام الدین صاحب اپنا رجوع نامہ شائع فرمائیں۔

محترم حضرات! پچھلی سطور کاشفۃ الستور میں خون کے دھبوں کے ساتھ مفتی نظام الدین صاحب کی جو قرار واقعی حیثیت ابھر کر سامنے آئی ہے وہ آپ کے سامنے ہے۔ کہ وہ تخاف تعرف مخالفت کر شہرت پا کے **Formula** پر عمل پیرا ہیں جس پر انھیں کے استاذ گرامی حضرت علامہ محدث کبیر کی تحریر شاہد ہے وہ اپنے شاگرد کی دلخراش تحقیق یعنی منصب کی تحقیر و تنقیص پر خون کے آنسو بہا رہے ہیں۔

"چلتی ٹرین پر فرض و واجب نماز کو جائز کہنا خرق اجماع ہے۔" (محصول کلام علامہ)

اب مفتی نظام الدین صاحب کے مفہوم مخالف کی طرف چلتے ہیں۔

ع سب تماشے کر کے دیکھا یہ تماشہ کر کے دیکھ

پہلے اسے پڑھئے

مفہوم مخالف میں مفتی نظام کی دھاندلی

دھاندلی ۱۔ مطلقاً مفہوم مخالف معتبر جس پر برکتوں کا نزول دیکھئے تاکہ مفہوم مخالف و مخالفت عقل و خرد کا فرق ظاہر ہو۔

فاقول بعون العلام الغیوب اہل علم حضرات خوب جانتے ہیں کہ مفہوم مخالف فقہاء کے قول میں بالاجماع معتبر ہے علی الاطلاق نہیں۔ اگر علی الاطلاق معتبر ہو تو مفتی نظام الدین بھی فقیہ کہلاتے ہیں۔ جن کے کلام میں بھی مفہوم مخالف نکالا جائے گا دیکھئے! مفتی نظام الدین فرماتے ہیں "چلتی ٹرین میں نماز درست ہے اور اسے دوہرانے کی بھی ضرورت نہیں۔" اس کا مفہوم مخالف اس کے سوا اور کیا بنے گا کہ رکی ہوئی ٹرین پر نماز نادرست ہے۔ اور پڑھ لے تو اس کو (چلتی ٹرین میں) دوہرائے۔

"لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم" نہ زندگی نہ محبت نہ معرفت نہ نگاہ

دھاندلی ۲۔ حضرات محترم اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کے کلام میں دو قضیے تھے۔ قضیہ موجبہ انگریزوں کے کھانے کے لئے روکا جانا دوسرا۔ سالبہ (نماز کے لئے نہ روکا جانا)

اب اس کا مفہوم مخالف یوں بنا انگریزوں کے کھانے کے لئے نہ روکی جائے اور نماز کے لئے روکی جائے۔ اور یہ بات ہوش و حواس کی درستگی کے ساتھ کوئی عام آدمی بھی نہ کہے گا۔ چہ جائیکہ اس قول کا انتساب اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کی طرف کیا جائے۔

پس چالاک محقق صاحب نے ساری دنیائے سنیت کو اندھا جان کر مثبت کو منفی تو کیا لیکن منفی کو جوں کا توں رکھا۔ کام کرائے جانے کی تکمیل جو کرنی تھی۔

حضرات! یہ گفتگو (راقم) محقق صاحب کے چیمبر میں کر چکا ہے۔ حضرت جی کا جواب!

"منطق میں بھی جانتا ہوں"

اب چلیں مفہوم مخالف کی طرف

حضرات! مفتی نظام الدین صاحب لکھتے ہیں کسی فقیہ و مجتہد کے کلام سے دو طرح کے معانی کا افادہ ہوتا ہے۔ایک منطوق۔دوسرا مفہوم مخالف

اقول:۔ منطوق تو Clear ہے جو فرمایا وہی معنی حاصل ہوئے۔

(مثال) ریل گاڑی اگر چل رہی ہے تو اس میں نماز درست نہیں (کہ) یہ دشواری خود بندوں کی طرف سے ہے خدا کی طرف سے نہیں اس لئے چلتی ٹرین میں جو نماز پڑھیں ان کا اعادہ واجب ہے۔(نزھۃ القاری، مفتی شریف الحق صاحب، ج ثانی، ص ۴۷۳)

مفتی نظام الدین صاحب! اب تو اپنے مزاج کا نظام تبدیل فرما کر اپنی نرالی تحقیق بلکہ بھیانک تخریب سے باز آجایئے۔ محقق صاحب! آپ اگر کسی صاحب کو امر مکروہ کے ارتکاب پر توبہ کراتے ہیں اور وہ خوف خداوندی سے توبہ کر بھی لیتے ہیں۔ تو آپ خود کیوں اپنے غلط موقف پر اڑے رہتے ہیں۔ وقال تعالیٰ کبر مقتاً عنداللہ ان تقولوا مالا تفعلون و قال اتامرون الناس بالبر وتنسون انفسکم وانتم تتلون الکتاب افلا تعقلون۔

حضرات! منطوق کی ناطقہ سر بگریباں مثال تو آپ نے ملاحظہ فرمالی۔دوسرے مفہوم مخالف جو شرط یا قید مذکور ہے اس کے نہ پائے جانے سے ذکر کئے ہوئے حکم کے خلاف دوسرا حکم خود بخود ثابت ہو جاتا ہے۔(از محقق جدید)

محقق صاحب! آپ کے لفظ شرط نے لفظ قید کو قید احترازی میں مقید کر لیا ہے۔

اب دیکھئے ما نحن فیہ میں اعلیٰ حضرت ﷺ نے فرمایا انگریزوں کے کھانے کے لئے ٹرین روکی جاتی ہے آپ فرماتے ہیں اگر انگریزوں کے کھانے کے لئے نہ روکی جائے اور نماز کے لئے بھی نہ روکی جائے تو عذر سماوی ہوگا اس کا صاف مطلب یہی تو ہوا۔کہ دیگر اعذار

خواہ وہ سماویہ ہوں خواہ من جہۃ العباد یکلخت ختم ہو کر رہ جائیں گے بلکہ آپ کی قید احترازی نے تو ختم کر ہی دیا۔اور بقول آپ کے عذر صرف ٹرین کا رُکنا یا نہ رُکنا قرار پایا۔اور یہ صرف میں ہی نہیں بلکہ حضور تاج الشریعہ نے بھی آپ کا اور مصباحی صاحب کا تعاقب فرماتے ہوئے فرمایا ہے۔"پھر کیا اس کا یہ حاصل نہیں کہ منع من جہۃ العباد اسی صورت میں ہوگا۔جب انگریزوں کے کھانے کے لئے ٹرین روکی جائے اور نماز کے لئے نہ روکی جائے۔"(مقالہ چلتی ٹرین ص ۲) بلکہ خود اعلیٰ حضرت ﷺ ایک من گھڑت حکایت کا جواب دیتے ہوئے رقم فرماتے ہیں یہ کاف ضرور تعلیلیہ ہے کہ تعلیل کے سبب دیگر وجوہات نکل جاتے ہیں۔(فتاویٰ رضویہ، نصف دہم، ص ۳۸ ملخصاً)

راقم:۔ یہ رہی تحقیق جدید کی برکت جس نے ٹوٹلی اعذار خواہ سماویہ ہوں یا مخلوقیہ سب کو فنا کے گھاٹ اتار دیا۔

اب محقق صاحب اور مفتی مطیع الرحمن صاحب کی تعلیل علیل کے نتیجہ کی جھلک دیکھیں۔

سوال۔شریفہ تیمم کر کے نماز پڑھنا چاہتی ہے کہ اسے لوگوں میں جانے سے حیا مانع ہے۔

جواب۔ ہوا کرے ٹرین کو دیکھو دوڑتی ہے یا نہیں۔

سوال۔ایک انسان کو دشمن سے خوف ہو رہا ہے کیا تیمم کرے۔

جواب۔ ہوا کرے ٹرین دیکھو اور پھر پر لطف یہ کہ آپ نے صرف بھارتیہ ریل پر Research فرمایا ہے پوری دنیا کی ٹرینوں کا نہیں پوری دنیا کی ٹرینوں پر نماز پڑھنے کے حکم کے لئے خدا حافظ۔ایسے پیارے تفقہ پر احکام شرعیہ کی بنا کرنا اشرفیہ کے مفتیوں کا اعلیٰ اجتہاد ہے۔کیا اس پیارے اجتہاد سے حضور حافظ ملت علیہ الرحمۃ کی روح کانپ نہ گئی ہوگی کہ اچھا خاصہ بنایا تھا میں نے انہیں (آگے حدِ ادب)

"سچ ہے عقل کا استعمال اتنا کر جیسے کہ پاؤں کی جوتی"

(از مجذوب کامل حضرت حبیب بھائی دام ظلہ النورانی عثمان آباد، مہاراشٹر)

محقق صاحب! کیا آپ کی اس نفیس تحقیق سے قسیم کا قسیم ہونا لازم نہ آیا، ذرا میر قطبی ملاحظہ فرمالیں میں تو اپنے سنی بھائیوں سے عرض کروں علی گڑھ میں شرعی بورڈ نے بیٹے کو باپ بنا دیا ہے۔

لہٰذا بقول مفتی مطیع الرحمن صاحب پورنوی شریعت مطہرہ کے بالمقابل نئی شریعت کی داغ بیل ڈالنے کا الزام نہ صرف محقق مسائل جدیدہ پر بلکہ خود مفتی مطیع الرحمن پر عائد ہوتا ہے جو چلتی ٹرین میں نماز کے صحیح ہونے کی بے بنیاد رکھ رہے ہیں۔ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ۔ ع۔۔۔ مدرسوں میں کہیں رعنائی افکار بھی ہے؟

حرف آخر

اب دیکھئے فقہ اسلامی کیا ہے۔ شہنشاہ ہندوستان حضرت اورنگ زیب انار اللہ برہانہ کے استاذ محترم حضرت ملا احمد جیون رحمتہ اللہ علیہ اپنی کتاب نور الانوار میں ارشاد فرماتے ہیں۔ الامور المعترضة علی الاهلية نوعان سماوی وهو ماثبت من قبل صاحب الشرع بلا اختيار العبد فيه و بعده ياتی المكتسب الذی ضد السماوی۔ جس کا خلاصہ یہ کہ بندے کو فرض کی ادائیگی میں دو قسم کے اعذار رکاوٹ بن جاتے ہیں۔

اول من جانب اللہ جسے عذر سماوی کہا جاتا ہے جیسے پاگل پن، بھول، بے ہوشی، حیض نفاس، موت وغیرہ دوسری قسم من جانب مخلوق جیسے مدہوشی، جہل، سفر، خطا وغیرہ اور وھو ضد السماوی کہہ کر حضرت ملا احمد جیون رحمۃ اللہ علیہ نے فیصلہ فرما دیا کہ بندے کا کام عذر سماوی نہیں بن سکتا کیوں کہ عذر سماوی وہ ہے جس میں بندے کے عمل کا شائبہ تک نہ ہو۔

فرمارہے ہیں بلا اختيار العبد فيه وهو ضد السماوی پس روز روشن سے روشن تر ہو لیا کہ ٹرین کا روکنا، رکانا بندے کا قطعاً بندے کا ہی فعل ہے اور

اسی کو منع من جهة العباد کہتے ہیں۔ وہ عبد خواہ Driver ہو یا Passanger خواہ Company یا حکومت پس چلتی ٹرین پر فرض وواجب وغیرہ نماز کے ناجائز ہونے کا حکم ظاہر و باہر اور مولوی مفتی نظام الدین کا قول باطل وعاطل۔

لطيفه جيده نيره منيره هادية الى الهداية موصلة الى الدرايه

جب فعل عبد ضد عذر سماوی ٹھہرا تو حضور تاج الشریعہ کا منع من جهة العباد کے عذر نہ ہونے کو امر اجماعی اور حضور علامہ محدث کبیر کا اس کے برخلاف فتویٰ دینے والے اپنے شاگرد کو خارق اجماع فرمانا اور علامہ سید محمد حسینی صاحب مصباحی کا خارق اجماع کو گمراہ قرار دینا حق وصواب مقبول ومحبوب اور اشرفیہ کے موجودہ صدر مولانا مولوی محمد احمد مصباحی صاحب کا بلا دلیل بلکہ خلاف دلیل حکم منصوص کو غیر منصوص اور مسئلہ اجماعی کو اختراعاً فرعی کہنا نامسموع ومردود کہ اجماع کا خلاف معتزلہ کا داب و دستور۔ اور فی زمانہ معتزلہ نہیں مگر وہابیہ مخذول حققه المحقق ا البريلوی لا له محصور منه حيثما قال وہابیہ جن کی رگوں میں خون معتزلہ جوش زن ہے۔ لہٰذا اب بھی مولوی مفتی نظام الدین صاحب مصر ہیں کہ حکومت ہند کا قانون ترقی پا کر مافوق البشر ماثبت من قبل صاحب الشرع بن گیا ہے تو سن لیا جائے کہ یہ عقیدہ اہل سنت کا نہیں اہل سنت کا عقیدہ شرح عقائد نسفی صفحہ ۹۲ پر مصرح ہے۔ وللعباد افعال اختيارية نیز حضرت اورنگ زیب علیہ الرحمہ کے استاذ محترم، حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کے فرزند ارجمند حضرت خواجہ معصوم سرہندی علیہ الرحمہ اپنے مکتوب کی ابتداء یوں فرماتے ہیں مخدوما! اللہ تعالیٰ نے انسان کو مہمل پیدا نہیں کیا بلکہ مکلف کیا ہے اور گونا گوں احکام کا مخاطب کیا ہے۔

ہاں یہ عقیدہ معتزلہ جبریہ کا ہے زعمت الجبريه انه لا فعل للعبد اصلا کیوں محقق صاحب! دیکھ لی کام شروع کرائے جانے کی نوازشات! کیا اب بھی کسی کو

گروہ معتزلہ کے وجود سے انکار ہے؟.....جب ذرا گردن جھکا لے دیکھ لے

والکنایۃ ابلغ من الصریح

چلتی ٹرین میں نماز کی اجازت کیوں اور کیسے؟

از مفتی نظام الدین صاحب

"فان خفتم فرجالا اور کبانا" ترجمہ:۔ پھر اگر خوف میں ہو تو جیسے بن پڑے پیادہ یا سوار (نماز پڑھے) (سورہ بقرۃ پارہ ۲/آیت نمبر ۲۳۹)

حضرات محترم! ایک ہے خوف، دوسرا تخویف، بندے میں ڈر خود بخود پیدا ہو وہ خوف ہے اور کوئی خوف دلائے وہ تخویف۔ جس کو اعلیٰ حضرت ﷺ نے ذاتی معذوری یا کسی کی ممانعت سے تعبیر فرمایا۔

خوف میں بندہ اللہ کی طرف سے **Benefit** پاتا ہے۔ کسی کی ممانعت میں نہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے لا نکلف نفسا الا وسعھا ولدینا کتاب ینطق بالحق وھم لا یظلمون (پارہ ۱۸) حکیم کی حکمت کے خلاف ہے کہ بندے کو حکم کی بجا آوری کا حکم فرمائے اور دوسری جانب مجبور بھی رکھے لہٰذا معذوری کا **Benefit** بندے کو ملا۔ لیکن اگر بندے کو حکم کی بجا آوری میں رکاوٹ مخلوق کی جانب سے آئی تو بندے کو ممانعت کا فائدہ نہ ملے گا۔ اعلیٰ حضرت ﷺ فرماتے ہیں یہی حکم سائر منع من جہۃ العباد کا ہے۔ صاحب درمختار فرماتے ہیں۔

ثم ان نشاء الخوف بسبب وعید عبد عاد الصلوٰۃ۔

اہل علم حضرات غور فرمائیں، صاحب درمختار نے عبد کو نکرہ رکھا یعنی کسی بندے کی طرف سے خوف پیدا ہو خواہ کمپنی یا مضبوط حکومت عبد سب کو شامل۔ بدلیل ان کل من فی السموت والارض الا اتی الرحمن عبدا۔ اس عموم کے تحت کسی مخلوق کا کوئی تعلق بندے کی مجبوری سے ہو جائے تو اس کو منع من جہۃ العباد

قرار دیا جائے گا۔ دیکھیں اعلیٰ حضرت ﷺ فرماتے ہیں بندے کو لوگوں کے سامنے بے ستر ہو کر نہانے کا اختیار حسی حاصل، مگر لوگوں کی موجودگی اس اختیار حسی کو منع من جہۃ العباد کے خانہ میں رکھتی ہے۔ تو مضبوط حکومت کا شکنجہ کیوں کر عذر سماوی کے خانہ میں ڈھکیل دیگا۔ اندھیرا خاص رب کا پیدا کیا ہوا ہے جعل لکم الیل و النھار مگر بایں ہمہ اندھیرے کا خوف منع من جہۃ العباد کو عذر سماوی نہ بنا سکا تو حکومت نے عذر بندہ کو عذر سماوی کیونکر بنایا۔ زیادہ سے زیادہ یہ کہا جا سکتا ہے اندھیرے میں منع من جہۃ العباد کمزور اور حکومت کے قانون میں قوی تر۔ ھذا ما فاض علی قلب الفقیر من فیض اللطیف الخبیر۔ اس تقریر منیر نے محقق صاحب کے اشکال و رفع اشکال کی قلعی کھول دی اور ہر کس ناکس پر واضح ہوا یہ محقق صاحب کی تحقیق نہیں بلکہ اپنی طرف سے شریعت گڑھنا ہے۔ ہاں ہاں مفتی مطیع الرحمن صاحب نئی شریعت کی داغ بیل وہ تھی جسے آپ نے حرف آخر میں رقم فرمایا، یا یہ جو آپ دیکھ رہے ہیں؟

علم منطق کی رو سے چلتی ٹرین میں نماز کے نادرست ہونے کا ثبوت

ٹرین کا دوڑانا منع من جہۃ العباد سے ہے اور ہر منع من جہۃ العباد کا عذر سماوی نہ ہونا امر اجماعی ہے (نتیجہ) ٹرین کی رفتار کا عذر سماوی نہ ہونا امر اجماعی ہے۔

صغری کا صدق پچھلی سطور بلکہ خود مفتی نظام صاحب کے کتابچہ کے نام سے واضح اور کبری کا صدق حضرت ملاجیون علیہ رحمۃ کے قول 'وھو ضد السماوی' سے ثابت۔

علم کلام کی روشنی میں چلتی ٹرین پر نماز کے نادرست ہونے کا ثبوت۔

"ٹرین کی رفتار کو عذر سماوی قرار دینے سے بندہ (کمپنی، حکومت، ڈرائیور چین پلنگ کرنے والے پسنجر) کو مجبور محض اور پتھر کی طرح جامد قرار دینا لازم آتا

ہے۔اور بندے کے کسب کا انکار لازم آتا ہے۔اور یہ عقیدہ اہل سنت کے خلاف معتزلہ فرقہ کا عقیدہ ہے۔جو فرقہ دیدار خداوندی سے یکسر محروم ہے۔لہٰذا کلا انہم عن ربہم یومئذ لمحجوبون (المطففین ۱۵) کا مفہوم مخالف اس کے لئے کیا مفید، جو معتزلہ کی روش پر چلے۔

ناسمجھی کی پیداوار، جہل مرکب کے گرفتار یا خطرناک سازش کے تار

(مفتی نظام و مفتی مطیع الرحمن و مصباحی صاحب)

(۱)(فائدہ) جو اعذار تیمم کے جواز کیلئے معتبر ہیں وہ اعذار چلتی سواری پر بھی معتبر ہیں۔
...........یہ چلتی ریل میں جواز نماز کی تیسری دلیل ہوئی۔(از مفتی نظام صاحب)

(۲) جس طرح ان زمانوں میں چلتے اونٹ چلتے گھوڑے کی پیٹھ پر نماز اداء ہوجاتی تھی۔لوٹانے کی ضرورت نہیں اسی طرح آج بھی چلتی ٹرین پر نماز اداء ہوجائیگی لوٹانے کی حاجت نہیں۔(از مفتی مطیع الرحمن صاحب، چلتی ٹرین میں نماز کا حکم)

(۳) غور کیجئے! کہ چلتے اونٹوں پر نماز پڑھنے میں شرط کے ساتھ ساتھ کئی فرض فوت ہوتے تھے۔تاہم بشمول امام احمد رضا واحناف نے جواز بلا اعادہ کا حکم دیا۔(مولانا محمد احمد مصباحی)

راقم:-صلائے عام ہے یاران نکتہ داں کے لئے

حضرات گرامی مفتی نظام الدین صاحب سے پوچھئے جو اعذار تیمم کے جواز میں معتبر تھے۔اگر چلتی ٹرین میں بھی معتبر ہیں۔پھر اعلیٰ حضرت ﷺ نے اعذار کو معتبر نہ مانتے ہوئے اعادۂ نماز کا حکم کیوں صادر فرمایا۔

نوٹ ضروری:۔انگریزوں کے کھانے وغیرہ تذکرہ نہ چلے گا۔

کہ عذر فی التیمم سے انگریزوں کا کیا واسطہ۔کیا معاذ اللہ مفتی نظام کی طرح اعلیٰ حضرت ﷺ بھی کسی کے اکسانے پر قلم اٹھاتے۔جی نہیں! یہ کام تو کسی مبطل مسائل جدیدہ وقدیمہ کا ہی ہوسکتا ہے۔مہربان! بریلی کے روہیلہ پٹھان کے دربار میں تو

"انہیں جانا انہیں مانا، نہ رکھا غیر سے کام"

کے سوا کچھ بھی نہیں۔

نیز مفتی مطیع الرحمن پرنوی بھی سن لیں، جو علت آپ کو نظر آتی ہے۔وہ میرے رضا کے یہاں (مراٹھی آنکڑا، پچاس ہزار) تلے دبی نہ تھی۔کیونکہ ان کا دین پارۂ ناں نہیں تھا کہ وہ پیسے لیکر نئی شریعت کی داغ بیل ڈالتے۔ہاں ہاں یہ حرکت ان کی ہوسکتی ہے جو ۵۰ ہزار لیکر ٹی وی کو جائز قرار دے۔

اور مولانا محمد احمد مصباحی اور مولوی یٰسین احمد اختر مصباحی صاحبان جان جائیں کہ امام احمد رضا کو کسی مرکزیت کی لالچ نہ تھی اور نہ انھوں نے فکر ادیبی کو جبہ و دستار میں چھپا رکھا تھا ؎ نہ مرا گوش بمدحی نہ مرا ہوش زمی

ظالم اپنے خون ناحق کے داغدار دامن کا سر رشتہ اعلیٰ حضرت ﷺ کے بے داغ دامن سے جوڑنا چاہتے ہیں۔

اور تم پر میرے آقا کی عنایت نہ سہی ظالمو کھانا کھلانے کا بھی احسان گیا

مفتی نظام الدین صاحب کا سفید جھوٹ

(اعلیٰ حضرت) نے کسی پر نکیر یا طنز یا تعریض نہیں کی۔(چلتی ٹرین)

نکیر:۔کیا اعلیٰ حضرت ﷺ نے چلتی ٹرین میں نماز کے جواز کا حکم کرنے والوں کا ردّ وابطال وانکار نہ فرمایا۔"انظر کیف کذبوا علیٰ انفسہم "راقم نے موصوف کے کتابچہ کے لفظ نکیر پر انگلی رکھ کر پوچھا حضور! کیا اعلیٰ حضرت ﷺ نے چلتی ٹرین میں نماز کے مجوزین پر نکیر نہ فرمائی؟ موصوف نے اپنے کتابچہ کو پرے ہٹا کر"میں یہاں سبق پڑھانے نہیں بیٹھا، تجھے جو لکھنا ہو لکھ۔"عرض......اب بھی کسی صاحب کی سمجھ میں نکیر نہیں آتی تو کوئی دم جاتا ہے کہ ایک جاں گزا مفہوم مخالف کا سامنا ناگزیر ہے۔

نکیرین کرتے ہیں توہین تیری
جدا ہو کے ان سے یہ ذلت ملی ہے
والمنطوق مشہور

مگر مفہوم مخالف کے درپیش ہونے کا خوف اہل سنت کے لئے مفید نہ کہ معتزلہ کے لئے کیونکہ معتزلہ میت کو محض پتھر کی طرح جامد قرار دے کر عذاب قبر کا انکار کرتے ہیں۔ (کما فی فتاوىٰ رضویہ مراراً)

حضرات گرامی! بزرگ محقق صاحب کے نکیر کی خبر لی جا چکی۔ اب فقط دو حرفوں میں ایسی خدمت گذاری کروں کہ اس خدمت کا انکار وہی فرمائے جو منکر نکیر کے سوالات سے بے پرواہ رہے۔

فاقول:۔ محقق صاحب نے فرمایا اعلیٰ حضرت ﷺ نے کسی پر نکیر یا تعریض یا طنز نہیں کیا صرف نفس مسئلہ بیان فرمایا۔

راقم:۔ محقق صاحب بتلائیں کہ لا الہ الا اللہ میں صرف نفس عقیدہ ہے یا معبودان باطل کا رد و ابطال۔ اس خلاصہ کے بعد کیا کوئی اندھا بھی کہہ سکے گا کہ اعلیٰ حضرت ﷺ نے مولوی کفایت اللہ اور ان کے سپوٹرس کا رد و ابطال نہ فرمایا الا آنکہ جس پر لاتعمی الابصار ولکن تعمی القلوب التی فی الصدور صادق آچکا ہو۔

التعریض:۔ حضرات محترم! پچھلی سطور کاشفۃ الستور میں تعلیل علیل کی خبر گیری کے بعد تعریض متعین ہو چکی۔ وھو لا یخفیٰ علی من لہ بالعلم ادنی ممارسۃ تاہم نکیر کی خدمت گزاری کی طرح تعریض کی خدمت ہو جائے وھو ھذا

اہل علم حضرات جانتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت ﷺ نے فتوىٰ رضویہ حصہ دوم میں مسئلہ ما نحن فیہ میں کسی کی ممانعت اور ذاتی معذوری کو بنیاد قرار دیا۔ کما سبق۔ جب کہ محقق صاحب اور پورنوی صاحب انگریزں کے کھانے وغیرہ کو بنیاد بتا رہے

ہیں۔ اب دیکھیں ممانعت اور ذاتی معذوری میں مفہوم کلی پایا جاتا ہے جبکہ انگریزوں کے کھانے میں مفہوم جزئی۔

اس پیاری تحقیق کی برکت (۱) کلی اور جزئی کا اجتماع (۲) بفرض محال آپ کی تعلیل علیل مان لی جائے تو کلی کا جزئی کے تحت ہونا لازم آئے گا اور تیسری بھیانک خرابی کلام رضا میں تضاد لازم آئے گا۔ تینوں صورتیں باطل اور جو مستلزم باطل وہ خود باطل۔

یا معاشر المسلمین! چلتی ٹرین پر نماز کو جائز قرار دینے والے حضرات مبارکپور اور سٹھیاؤں کے اندر پورے انڈیا کو شمار کرتے ہیں یا سٹھیاؤں اور انڈیا کو ایک گردانتے ہیں۔

لہٰذا ہر کس ناکس نے جان لیا کہ انگریزوں کے کھانے کو تعلیل قرار دینا جہل مرکب کے سوا کچھ بھی نہیں۔ ”جہل بھی کیا بد بلا ہے خصوصاً مرکب کہ لادوا ہے۔“ (فتوىٰ رضویہ، جلد ۱۱)

ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العظیم

شاہ بانو کے بعد مسلم پرنسل لاء میں مفتی نظام صاحب کی مداخلت
یعنی انگلو انڈین عرف وتعامل

یہاں پر عرف بدل گیا ہے اور تعامل بھی بدل گیا ہے۔ پہلے عرف وتعامل یہ تھا کہ انگریزوں کے کھانے وغیرہ کے لئے روکی جاتی تھی۔ اور اب عرف وتعامل یہ ہے کہ کسی کے لئے نہیں روکی جاتی۔ (بالفاظہ چلتی ٹرین از مفتی نظام الدین صاحب)

راقم:۔ شہزادۂ امام احمد رضا حضرت حجۃ الاسلام علیہما الرحمۃ نے فرمایا ہے۔

”عبادات میں عرف کا کچھ اعتبار نہیں عرف کا اعتبار معاملات میں ہوتا ہے...... امام محمد بن محمد بن محمد بن امیر الحاج (حلیہ) میں فرماتے ہیں۔ ”ھذا امرۃ امر بینہ وبین اللہ تعالی فلا یعتبر فیہ عرف الناس“ ترجمہ:۔ یہ بندہ اور رب کا معاملہ ہے اس میں لوگوں کا اعتبار نہیں۔

راقم:۔ فتاوىٰ رضویہ کی بارہ جلدوں میں عرف کی چار اقسام کا شمار کیا جائے تو سیکڑوں میں

چلا جائے گا، جس میں اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ نے بکرات ومرات واضح فرما دیا ہے کہ عبادات میں عرف وتعامل کا کوئی اعتبار نہیں۔ عرف وتعامل کا اعتبار صرف معاملات میں ہوگا اور وہ اعتبار بھی صرف اور صرف مسلمانوں کا۔ نہ کہ کفار بد اطوار اور نہ ہی انگریز نا ہنجار کا۔ ابھی گذرا "حقیقی مسلمان کا عرف شرعاً ملحوظ ومقصود، کفار کا عرف وتعامل مردود۔ (فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۴۵)

عبادات محضہ نماز، روزہ میں دخیل ہونا گورنمنٹ کو جائز نہیں (اشرفعلی تھانوی)

حضرات محترم! اسلامی قانون یہ ہے کہ عبادات میں مسلمانوں کا تعامل معتبر نہیں، اور مفتی نظام الدین صاحب کے نزدیک انگریزوں اور گورمنٹ آف انڈیا کا قانون معتبر اور وہ بھی اہم العبادات نماز میں۔

کیا یہ بات حیرت انگیز نہیں عرف و تعامل تھانوی صاحب کی سمجھ میں آیا مگر محقق صاحب کی نہیں۔

ہوگا یہ کسی اور ہی اسلام کا بانی

ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

لہٰذا مفتی مطیع الرحمن صاحب! شریعت مطہرہ کے بالمقابل نئی شریعت کی داغ بیل وہ تھی جسے آپ نے حرفِ آخر میں رقم فرمایا۔ یا یہ جو آپ خود اور مفتی نظام کہہ رہے ہیں

مفتی نظام کی تضاد بیانی

کیا فقہائے محققین نے اجماعِ شرعی کی مخالفت کی ہے۔ خود اعلیٰ حضرت نے......واضح لفظوں میں لکھا ہے کہ دوصدی بعد اجماعِ شرعی کے عرفان وادراک کو کوئی راہ نہیں۔ (از مفتی نظام الدین صاحب)

(تضاد)

مسئلہ مکبر الصوت کو اجماعی بھی تسلیم کرلیں جب بھی ابتلائے عام مسئلہ اجماعیہ کو بدل دیگا۔ (از مفتی نظام بحوالہ قول فیصل)

راقم:۔ مفتی نظام صاحب! لاؤڈ اسپیکر کا مسئلہ کیا ۲ رصدی پیشتر کا ہے جس میں آپ نے اجماع تسلیم کرلیا۔ ع......لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

دیگر:۔ محقق صاحب نے یہ تو بڑے شد ومد کے ساتھ فرمایا کہ دوصدی سے اجماع کی طرف کوئی راہ نہیں، ذرا یہ تو بتائیں کہ اجتہاد کا دروازہ کب سے بند ہے۔ (بشرطیکہ تقلید سے بیزار نہ ہوں۔)

مفتی نظام صاحب کا قوم کو کنفیوز کرنا

(فقہی وفرعی مسائل میں الجھنا کیسا؟ راز مفتی نظام صاحب چلتی ٹرین صفحہ نمبر ۳)

مجتہد فیہ مسائل میں اختلاف رحمت ہے۔ ایسے مسائل جن میں ایک یعنی شرعی کونسل آف انڈیا صحیح / دوسرا یعنی مجلس شرعی بورڈ یقیناً غلط و باطل یہ اختلاف رحمت نہیں نرا زحمت ہے۔ (از مفتی اعظم ہند)

یا معاشر المسلمین مفتی اعظم سرکار علیہ الرحمہ کے نزدیک جو زحمت و مفتی نظام رضوی صاحب کے نزدیک رحمت۔ مفتی اعظم ہند کی مانیے یا........

فیا للعجب ثم العجب على الفاضل الكامل وهو لا يؤدى الفرائض و ملحقاتها على المركب الدخانى او الكهربائى حال مسيره وان صليها من عذر منع من جهة العباد يعيدها ومع هذا وهو قائل ان المجوزين الفرائض على المركب المذكور الجارى على الصواب وقد تبين بطلانهم باطيب البيان و تأسف جدا على قوله ان هذا الاختلاف فى ما نحن فيه كاختلاف المجتهدين الراشدين

المرشدین بل یقول اختلاف المجتهدین اکبر من هذا الاختلاف انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (وما هذا الا تطفل علی فاضل کامل منه)

اہل علم حضرات توجہ فرمائیں! ابھی آپ نے نورالانوار کی عبارت ملاحظہ فرمائی۔ آپ نے دیکھا ملا احمد جیون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اعذار سماوی گیارہ (۱۱) گنائے ہیں اور عذر از جانب عبد ۷ شمار فرمائے ہیں۔ ان گیارہ اور سات میں ٹرین اور پلین کا شمار تو کجا کشتی و شپ کو بھی نہ گنا تو پتہ چلا کہ اعذار سماوی اصولاً گیارہ ہیں تو یوں ہی اعذار از جانب خلق اصولاً ۷ ہیں۔ باقی جو عذر ہیں یا ہوں گے ان کے ملحقات ہوں گے۔ غور فرمائیں۔ جملہ احناف بشمول امام احمد رضا رضوان اللہ علیہم اجمعین نے چلتے اونٹوں اور بیچ دریا کی کشتی کو عذر سماوی سے ملحق مان کر اس پر نماز کے جواز کا حکم صادر فرمایا۔ عذر من جانب مخلوق سے ملحق کیوں نہیں؟ اقول باللہ التوفیق

دیکھیے! عذر سماوی وہ ہے جو مخلوق کے اختیار سے باہر ہو جیسے حیض و نفاس [illegible] عذر از جانب عبد پر غور فرمائیے۔ جیسے بے ہوش ہونا، جاہل رہنا۔ یہ اختیار عبد سے باہر نہیں۔ فقہائے کرام نے دیکھا کہ کشتی جب بیچ دریا میں ہو تو اختیار عبد سے باہر ہے کہ ٹھہرا دے بھی تو پانی پر ہی ٹھہرے گی، زمیں پر نہیں۔ پس فقہائے احناف نے اس پر عذر سماوی کا حکم جاری فرمایا۔ یوں ہی پلین کو دیکھیے جب تک فضا میں [illegible] بندے کے اختیار سے باہر ہے کہ جب بھی پلین فضا میں ٹھہرایا جائے تو فضا ہی میں رہے گا [illegible] فضا [illegible] زمین پر [illegible] فقہائے عظام نے اڑتے پلین پر عذر سماوی کا حکم لگا دیا۔ [illegible] چلتی ٹرین کو دیکھیے [illegible] موجود خواہ وہ پاور [illegible] گارڈ کو [illegible] جعفر شریف [illegible] اعظم مسز [illegible] کو قانون بنانے [illegible] راشٹر پتی

مسز پرتبھا پاٹل کو قانون بنانے کا آرڈر کرکے ہو، اور یہ دریائی یا فضائی سواری کو حاصل نہیں (کماسبق متصلاً) کہ صدر جمہوریہ یا صدر امریکہ کے چاہنے سے بھی جس آن بندے کو حکم الٰہی ہوا اسی آن دونوں سواریوں (پلین و کشتی) کو چاہ کر بھی زمین پر لا نہیں سکتا جس آن بندہ حکم الٰہی کا مکلف ہوا۔ چاہے پلین اپنی ذاتی ملک ہی کیوں نہ ہو مثلاً ایر ڈرم اپنی ذاتی ملک ہو اور اس کو کہیں پر بھی اتارا جا سکتا ہے مگر جس آن نماز کی ادائیگی کا حکم ہوا اس وقت بندہ من جانب اللہ مجبور رہا، لہٰذا بندہ خدا کی جانب سے **Benefit** کا مستحق ہوگا۔ فرض کیجیے کہ پلین زمین پر ڈورے اور ٹرین فضا میں اڑے تو ڈورتے پلین میں نماز نادرست اور اڑتی ٹرین پر درست قرار دی جائے گی۔ جیسے اعلان سنا جاتا ہے، امریکہ ایسی کار ایجاد کر رہا ہے جو فضا میں اڑے گی۔ اگر ایسی کار وجود میں آئے تو بلا تکلف اڑتی کار میں نماز درست ہو جائے گی۔ خذهذا فانه عطر التحقیق

نوٹ ضروری:۔ محدث سورتی علیہ الرحمہ کے قول میں اعلیٰ حضرت ﷺ کے فتوے کی بھرپور تصویب و تائید اور مولوی عبدالحی، مولوی کفایت اللہ کی تردید پائی جاتی ہے۔

الحاصل (Final Decision)

آپ نے ابھی دیکھا کہ بندہ کبھی منجانب اللہ مجبور ہو جاتا ہے۔ کبھی مخلوق کی طرف سے

	من جانب اللہ مجبور ہونا	من جانب عبد مجبور ہونا
۱	کشتی کا بیچ دریا میں ہونا	کشتی کا لب دریا ہونا
۲	Air bus کا فضا میں ہونا	Air bus کا رن وے پر دوڑنا

۴	شریفہ میں حیا کا خود بخود آجانا۔	شریف النفس انسان کو چین پلنگ کرنے پر دفع ۱۴۱ کا خوف اور اس ایکٹ کے تحت عزت جانے سے حیا کا پیدا ہونا نہ کہ از خود حیا کا پیدا ہونا۔

عذر سماوی میں (Benifit) ملے گا۔ عذر مخلوق میں نہیں۔ لہٰذا ہوائی جہاز (پلین) رن وے پہ دوڑ رہا ہو، اس میں فرض و واجب نماز نادرست، جب فضاء میں بلند ہو جائے تو نماز درست۔ ٹرین جب ٹریکس پر دوڑ رہی ہو، نماز نادرست، اور جب کہیں پر کھڑی ہو درست۔ کیونکہ Runway پر دوڑنے میں منع من جهة العباد ہے اور فضاء میں بلند ہونا عذر سماوی ہے۔ جیسے کشتی بیچ دریا میں ہو تو کُلی نمازیں درست خواہ جاری ہو یا ٹھہری اور کنارے پر پانی میں ہو تو مذکورہ نمازیں نادرست خواہ ٹھہریں ہو یا چل رہی ہو۔ یونہی ٹرین رینگ رہی ہو تو مذکورہ نمازیں نادرست اور ٹھہری ہو تو جملہ نمازیں درست۔ واللہ الموفق

بنتی ہی نہیں مینا و ساغر کہے بغیر

بقول مفتی مطیع الرحمن، مولانا نظام الدین صاحب مصباحی خائن ٹھہرتے ہیں کما سبق اور بقول حضرت علامہ قدرت اللہ صاحب قبلہ و مفتی کوثر حسن صاحب قبلہ تقلید ائمہ سے دور و نفور۔ اما تری قال المفتی کوثر حسن فتاوی اشرفیہ کی جدت اتباع فقہائے کرام سے بری و ترک اتباع الفقھا ھو داب غیر المقلدین فی ھذا الزمان- وقال الرضا فی رسالتہ المبارکة یا معشر المسلمین فرقۂ غیر مقلدین کہ ائمہ دین کے دشمن اور بیچارہ عوام اہل اسلام کے رہزن بے راہ چل کر بیگاہ مچل کر حرام خدا کو حلال کر دیں۔ (فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۲۸۴)

بلکہ مفتی نظام الدین صاحب خود اپنے قول کی روشنی میں معتزلی ٹھہرتے نظر آتے ہیں۔

اس شخص کی ہم پر تو حقیقت نہیں کھلتی

شدت غم سے چھلک آئے ہیں آنسو ورنہ مدعی میرا نہیں آپ سے شکوہ کرنا

واجب الحفظ اہم ترین (Point)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب لوہا لوہے پر دوڑے تو قیامت کو قریب جانو۔ قارئین حضرات! غور کریں کہ پلین قیامت سے زیادہ قریب ہے۔ بنسبت ٹرین کے۔ پھر بھی غیب داں نبی ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ لوہا آسمان پر اڑے تو قیامت کو قریب جانو۔

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

فاقول:- وباللہ التوفیق سرکار دو عالم ﷺ نے تاقیام قیامت بلکہ دخول و جنت و نار تک کے تمام واقعات کا شمار فرمایا ہے، حتی دخل اھل الجنة منازلھم و اھل النار منازلھم مگر عظیم فتنوں کا خصوصاً تذکرہ فرمایا ہے جو اسلامی تاریخ داں سے پوشیدہ نہیں۔ انہیں غیب داں نبی ﷺ کو معلوم تھا کہ ٹرین کے معاملے میں اچھے اچھوں کا خروج ہوگا۔ اس لئے نبی ﷺ نے ٹرین کا ذکر فرمایا پلین کا نہیں۔

تھا ضبط بہت مشکل اس سیل معانی کا کہہ ڈالے قلندر نے اسرار کتاب آخر

برملا اظہار حق

میرے سنی بھائیو! اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ ہمارے نزدیک معصوم عن الخطا نہیں ہاں معتمد علماء نے محفوظ ہونے کی گواہی دی۔ فتاوی رضویہ شریف کچھ منزل من السماء نہیں مگر راہ الہام مسدود کہیں؟ پھر جب اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کی لاتعداد تحقیقات و تدقیقات جو عرفان کے سوا کچھ بھی نہیں بلکہ سیکڑوں تطفلات بر بعض اسلاف کرام ہمارے گلے کا ہار بنیں تو محقق صاحب کی ایک آدھ تحقیق کیوں ہضم نہیں؟

ج۔ تحقیقات و تطفلات رضا کو نظر انصاف سے دیکھیں اصول سے ہٹنا تو

درکنار طبع سلیم پہ گراں بھی پائیے تو میرا ذمہ۔ جس کو سند المحققین حضور مفتی غلام محمد خان صاحب انار اللہ برہانہ نے بڑے عمدہ پیرایا میں پرویا ہے،

"(لوگو) ہم نے مجدد اعظم امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ کی تصانیف سے سیکڑوں نہیں ہزاروں صفحات کا مطالعہ کیا ہے۔ علماء عرب وعجم کا اقرار ایسا نہیں تھا کہ ہمیں حضرت ممدوح کی تصانیف سے بیگانہ رکھے یا سرسری طور پر گذر جانے دے۔"

یعنی ہم نے اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کی ذات کو یونہی نہیں مانا، فتاویٰ رضویہ کو چھانا پرکھا تولہ "ترے پائے کا نہ پایا" تب دامن رضا کو تھاما۔ فللہ الحمد

کوئی صاحب آج بھی اصول وضوابط سے مربوط تحقیق لائیں، چشم ما روشن دل ماشاد،

لوگو! صرف چلتی ٹرین وآنسو بہانا ہی ہمارے پیش نظر نہیں، جدید بینک کاری اور پیٹھ تھپتھپانا بھی ہمیں یاد ہے۔ مگر افسوس صد افسوس

وفا آموختی از ما بکار دیگراں کردی ربودی گوہرے از ما نثار دیگراں کردی

ترا اے قیس کیونکر ہو گیا سوز دروں ٹھنڈا کہ لیلیٰ میں تو ہے اب تک وہی انداز لیلائی

شکایت تجھ سے ہے اے تارک آئین آبائی

چل رہے، مولیٰ والی ہے

مسلمان بھائیو! یہ دین ہے کوئی دنیاوی جھگڑا نہیں دیکھ لو تمہاری مذہبی کتابوں میں کیا لکھا ہے۔

حضرات علماء اہل سنت سے معروض (حضرات) احیائے (دین) آپ کا کام ہے۔

اس کا خیال نہ فرمائیے کہ آپ کے چھوٹے ۔۔۔ نے کہا وہ بھی آپ کا ہی کہنا ہے، آپ کے رب کا فرمان ہے تعاونوا علی البر والتقوی اور اگر آپ کی نظر میں یہ صحیح نہیں تو غصہ ہونے کی ضرورت نہیں بلا تکلف بیان حق فرما دیجئے۔ اگر میری بات غلط ثابت فرما دیں تو میں کامل طریقہ پر توبہ کرتا ہوں۔

انتباہ

واضح رہے کہ مفتی نظام الدین صاحب کے ساتھ گفتگو کے چند گوشے سخن گسترانہ طور پر نہیں، بلکہ وسیع الالقاب عالی جناب کلیم قریشی صاحب، صدر رضا اکیڈمی لاتور کے کہنے پر قلم بند کر دیئے گئے ہیں کہ ؎ ارشادِ احبا ناطق تھا ناچار اس راہ پڑا جانا

ایک ذیلی، ضمنی مگر ضروری بحث میں ہم کافی دور نکل گئے۔ رحمت خداوندی نے دستگیری فرمائی تو رسالہ مبارکہ "جلی النص فی اماکن الرخص" کی شرح بنام شرح جلی النص پر مولانا یٰسین ومفتی نظام صاحبان کی کتابیں عرفان مسلک وفقہ حنفی کی حقیقت کو اجاگر کرنے کی سعادت حاصل کرونگا، انشاء اللہ القدیر وھو المستعان علیہ التکلان۔

ہاں! اتنا ضرور کہوں گا میں نے عرفان مسلک ومذہب کے کتابچہ کو ؎

مگس کو باغ میں جانے نہ دینا
کہ ناحق خون پروانوں کا ہوگا

کے مفہوم پر پیش کر کے پڑھا مگر مجھے صرف چند باتوں کا عرفان حاصل ہوا۔ ؎

(الف) عطار بگوید یا زنانہ شکایت۔ ہم نے یوں کیا۔

(ب) زنانہ شکایت۔ دیکھئے چھ سات سال پہلے کی بات ہے کہ فلاں فلاں اور راقم سطور کے نام فہرست شرکا ومندوبین سے بیک جنبش قلم خارج کر دیئے گئے۔ (عرفان مسلک)

اقول:۔ قارئین حضرات اس طویل عبارت کو پڑھتے جائیں اور اپنے اپنے ذوق کے مطابق عرفان حاصل کریں۔ البتہ میں مولوی یٰسین اختر مصباحی سے پوچھنا چاہوں گا آپ کے قول کے مطابق فرضی مسلک کا قتل ہونا ہی چاہئے اور بار بار ہونا چاہئے تو نئی شریعت کی داغ بیل ڈالنے کا الزام اپنے سر لینے والوں کا نام کیوں نہ خارج ہونا چاہئے؟

پیراہن پھاڑ لیں غنچے تو زینت ٹھہرے ہم گریباں بھی کریں چاک تو رسوائی ہے؟

(ت) انتہائی جابک دستی وقلم کاری سے اپنا بچاؤ دیکھئے۔(کسی تفصیل وتحقیق سے قطع نظر چند معروضات نظر قارئین ہیں)(عرفان ص ۱۵، سطر ۵)

(ج) مرکزیت کے اضافت کی تمنا۔ لکھتے ہیں اور مسلک کی اضافت ان کی طرف کی جاسکتی ہے، بلکہ کی جائے گی۔(عرفان ص ۲۴، سطر ۱۵)

راقم مسلک کی اضافت ان مہربانوں کی طرف کی جائے۔

جو مولوی شفیع صاحب کی وکالت کریں۔(دیکھئے قول فیصل)

جو گنگوہی کی تائید کرے، بلکہ جو معتزلیوں کو زندہ کرے۔(کمامر)

(د) کبر ونخوت یعنی یوم الحساب کو فراموش کر، مسلک اعلیٰ حضرت کے ماننے والوں کو حساب کتاب کی دھمکی، تفصیل کے لئے حضرت مولانا سید محمد ہاشمی صاحب ممبئی کا مضمون سنی آواز ناگپور میں دیکھئے۔

مقصود ہے گزارش احوال واقعی

گستاخی معاف! مصباحی برادران ومفتی صاحبان (پرنوی ودیوریاوی) اہل سنت کی جانب سے تجہیل، تفسیق، تضلیل اور در پیرائے ناہب الحرم واحمق سفیہ (الملفوظ) کُتا بچہ کہے جانے پر نیز عالی جناب الحاج عبدالستار ہمدانی صاحب قبلہ کی طرف سے ملا کا خطاب دیے جانے یا شہزادۂ سراج ملت حضرت علامہ سید محمد ہاشمی صاحب رضوی ممبئی کی جانب سے سرزنش کئے جانے پر چراغ پا ہونے کے بجائے اپنے ہی جملے ”انقلاب برپا کرنا ہو تو انگلی خود کی جانب اٹھایئے پر عمل پیرا ہوں'

آخری بات

عرفان مسلک کی کسی بھی شرعی غلطی کی نشان دہی کی جائے۔(یٰسین اختر مصباحی)

جواب۔ لیجئے یہ خدمت میں کئے دیتا ہوں..... خدمت میں کچھ کمی رہ جائے تو کہنا!

فاقول:۔تازہ ترین رسالہ فقہہ حنفی کا ضرور مطالعہ فرمائیں۔(عرفان مذہب ومسلک)

راقم:۔ جس میں اسلامی قانون سے ہٹ کرنئی شریعت کی داغ بیل ڈالنے کا الزام اپنے سر لیکر، معتزلہ کے عقیدے کو گلے لگا کر چلتی ٹرین میں جوازِ نماز کا قول بدتر از بول رقم ہے۔ اس کے مطالعہ کی تاکید کر کے آپ شرعی غلطی کے مرتکب ہوئے ہیں لہٰذا علی الاعلان توبہ کریں۔ اور اس عبارت کو نئے ایڈیشن سے حذف کردیں۔

وقال تعالیٰ ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان (القرآن)

جس نے اپنے بھائی کو غلط مشورہ دیا جب کہ اس کو معلوم تھا کہ بہتر اس کے غیر میں ہے تو اس نے اپنے بھائی کے ساتھ خیانت کی۔(الحدیث)

کرایلا گیلا کائے ورتی جھالے پائے (کیا کرنا چاہا کیا بنا)

عرفان حقیقت کی قرار واقعی حقیقت

مولانا شعیب رضا نعیمی۔ حسن اتفاق سے ازہری میاں کے داماد بن گئے ہیں۔

راقم:۔ عرفان حقیقت وعرفان مذہب بہر دو کتابچوں، سے (جس میں ثانی الذکر اب سیانا ہو چلا ہوگا) یہی ایک عرفان حاصل ہوا وہ بھی ناتمام، لہٰذا میں تمام کئے دیتا ہوں ...... حسن اتفاق کا مفہوم مخالف سوئے اتفاق ہے۔ پس شہ کی مصاحبت کے لئے شہزاد کا انتخاب حسن اتفاق ہے۔ ورنہ جن زاد کا انتخاب سوئے اتفاق قرار پاتا۔

لہٰذا...... بنا ہے شہ کا مصاحب چلا ہے شاہانہ

ورنہ

زاغ کی چونچ میں انگور خدا کی قدرت   حور کی گود میں لنگور خدا کی قدرت

ولنا فی قول ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ”امسس بذر الات اسوۃ“

بازآمدم برسر مطلب
(سیٹھ جی کی تائیدات کا پس منظر)

امیر اہل سنت حضرت مولانا الیاس عطار قادری ضیائی (از بعض خطباء) واز بعض مصباحی برادران خصوصاً مولانا مولوی شمس الہدی مصباحی ومولانا مبارک حسین مولانا مولوی عبدالمبین نعمانی، خوشتر نورانی۔

اقول:- بالتوفیق نکتہ دقیق! باباجی کے حق میں سب سے پائیدار و مضبوط تائید مفتی جلال الدین صاحب (کان اللہ لہ) کی ہوسکتی تھی کہ وہ فتاوی فیض الرسول میں فتوے کی زبان میں محفوظ ہے۔ لیکن چالاک باباجی کی چالاکی دیکھئے اس تائید کو منظر عام پر لانا تو درکنار بلکہ لوگوں کو اس کی ہوا بھی نہیں لگنے دیتے کیونکہ اس تائید سے تائید تو ملے گی ٹارگیٹ نہیں، کہ مفتی جلال الدین صاحب قبلہ نے باباجی کی تائید کے ساتھ ساتھ لفظ مولانا کی تشریح امیر دعوت اسلامی سے فرمائی ہے کیونکہ مفتی جلال الدین صاحب کی نظر میں بپاجی مولانا ہی نہیں اور چوں کہ اپنا ٹارگیٹ مجددیت کا ہے۔ اور وہ مولانا کی سند کے بغیر مشکل، فنعم ما قال لاھوری

بے چارہ پیادہ تو ہے اک مہرۂ ناچیز
فرزیں سے بھی پوشیدہ ہے شاطر کا ارادہ

(بقلم خود) امیر کے امارت کی خبر از فتاوی رضویہ شریف۔

الجواب! میر امیر کا مخفف ہے.....صرف میر یا امیر کہلانے سے کوئی امیر نہیں ہوتا تا آنکہ وہ علم میں ممتاز نہ ہو۔

وھذا ھو المعنی الاول بمعنی الحقیقی بدلیل اولی الامر منکم واما الثانی الذی قالہ الفاضل البریلوی رضی ربنا المتعالی بحرف منع الخلو فھو بمعنی المجاز ومانحن فیہ فھو بمعنی الحقیقی بدلیل

"مجھے سارے دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"

ومن ادعی غیر ھذا فعلیہ البیان وعلینا ردہ بابین التبیان ومع ھذا ان دعینا الی الثانی فنقول علی سبیل التنزل ماھم الا شرذمۃ قلیلون فحصل ماحصل ھذا۔

گل آورد سعدی سوئے بوستاں　　بشوخی وفلفل بہ ہندوستاں

دیگر تائیدات کا پس منظر

دریغ آمدم زاں ہمہ بوستاں　　تہیدست رفتن سوئے دوستاں

الیاس قادری پر بہتان طرازی کی گئی
(منسوب الی قاضی عبدالرحیم غفرلنا ولہ ربنا الرحیم)

یہ ماہنامہ ۲۰۱۰ء کا ہے جب کہ حضرت علامہ مفتی قاضی عبدالرحیم صاحب مرحوم ومغفور کا وصال مبارک ۲۰۰۸ء میں ہو چکا ہے۔ (از مفتی معراج صاحب جالنہ، مہاراشٹر)

طرزِ انکار

نوٹ ضروری! مولانا عبدالمبین نعمانی آج تک وہی تائید وتقسیم کرنے پر مامور ہیں وہ پمفلیٹ المجمع الاسلامی میں فقیر راقم السطور کو بھی عنایت فرما چکے ہیں۔ میں بغور پمفلیٹ دیکھتا رہا کہ دیکھوں مہریں کن کی جڑیں ہیں۔

لاؤ تو قتل نامہ ذرا ہم بھی دیکھ لیں　　کس کس کی مہر ہے سر محضر لگی ہوئی

لیکن سمجھ نہ سکا۔ مجھ سے رہا نہ گیا عرض کی ان مہروں کو دیکھنے کو تو مائکرو اسکوپ (آئی مرر) کا استعمال کرنا پڑیگا۔

ارشاد! یہی پمفلیٹ قد آدم بیاز کی شکل میں اندر رکھا ہے۔ عرض! ذرا دکھادیں۔

ارشاد! ابھی وقت نہیں ہے۔　　ع.....مگر یہ تو بتا طرز انکار کیا تھی؟

بقیہ تائیدیں۔ از مفتی شریف الحق صاحب، مفتی جلال الدین صاحب، تاج الشریعہ،

مارہرہ منورہ، بریلی شریف ومفتی محمد حسن میلسی مصباحی پاکستان۔

میرے سنی بھائیو! یہ جملہ تائیدین باباجی کے اوپن ہونے سے پہلے کی ہیں۔ یاہنوز ان حضرات تک باباجی کا اندرونی **Bylaws** پہنچا نہیں۔ لان النبی ﷺ قال ظنوا المومنین خیراً اور اگر خدا نہ خواستہ سیٹھ جی کے اوپن ہونے کے باوجود بعض فرزندانِ اشرفیہ وخوشتر نورانی اور مولانا مولوی یٰسین اختر مصباحی صاحبان کی طرح جوکوئی بھی باباجی کی تائید کرتا ہے تو سن لیا جائے کہ یہ اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کا کھلا کشف ہے کہ دین ومذہب ومسلک کو اپنی کتابوں کی طرف منسوب فرمایا نہ کہ اپنے تلامذہ در تلامذہ۔ اور نہ ہی اپنے اولاد در اولاد دراولاد کی طرف۔ نہ خلفاء در خلفاء کی جانب، کہ کشفاً آپ پر آشکارا ہو چکا تھا کہ ایک زمانہ ایسا بھی آئیگا

ع...... کیسے کیسے ایسے ویسے ہوجائیں گے

بدلیل حفظت من رسول اللہ ﷺ وعاعین الخ

وقد قال تعالی واخرین منھم لما یلحقوا بھم (ائے) یعلم الاولین و الاخرین جمیعاً۔ بل کان یعلم الرضا اللبریلوی رضی ربه القوی عیاناً بالبیان لقوله تعالی "فخلف من بعدھم خلف اضاعوا الصلوۃ واتبعوا الشھوات" (القرآن۔مریم) وقد نظرنا اتباع الشھوات من بعض الفضلاء ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ونسئله العفو والعافیة والمعافاۃ الدائمة فی الدین والدنیا والآخرۃ۔ و ھذہ نکتة دقیقة وما یلقھا الا ذو حظ عظیم ولا تجدہ فی غیر ھذا التحریر وذلك فضل اللہ یوتیه من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم۔

تھا ضبط بہت مشکل اس سیل معانی کا
کہہ ڈالے قلندر نے اسرار کتاب آخر

الحاصل

جب ہر (**Angel**) سے دعوت اسلامی اور چیف آف دعوت اسلامی کا گمراہ وبد دیانت وخائن ہونا ثابت ہوا۔ تو ایسے اجتماع میں شریک ہونے والوں کی بشارت کی خبر دینا محال درمحال ٹھہرا۔ بلکہ رسول اللہ ﷺ نے شریک نہ ہونے والے کو بشارت کی خوشخبری سنائی ہے۔ کہ "تو نے خوب کیا جو گمراہ گر کی مجلس سے چلا آیا"

ھذا خلاصة ما فی فتاوی رضویة فلخصناہ تلخیصا واللہ تعالی اعلم

باب سوم

یایھا الذی امنوا قاتلوا الذین یلونکم من الکفار ولیجدوا فیکم غلظة۔

اے ایمان والوں جہاد کروان کافروں سے جو تمہارے قریب ہیں اور چاہئے کہ وہ تم میں سختی پائیں۔ (سورہ توبہ، آیت ۱۲۳)

رمز و ایما اس زمانے کے لئے موزوں نہیں
اور آتا بھی نہیں مجھ کو سخن سازی کا فن

سوال میں وارد مسٹر طاہر (کرسچن ڈائیلاگ فورم کے چیئرمن) کے خواب پر چند سطور کاشفة الستور لکھنے جارہا تھا کہ مومن آباد (امباجوگائی) میں لگے ایک بینر (جس پر پروفیسر صاحب کی پوز چھپی تھی) آویزاں دیکھا، جملہ مساجد کے باہر اور ایک صاحب نے مسجد (کے اندر جس کے وہ پہلے امام کہلاتے تھے) فوٹو والے بیانر کو لگوایا۔ اناللہ وانا الیه رجعون۔

(ا) عن ابی طلحة قال قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم لا تدخل الملائکة بیتا فیه کلب ولا تصاویر ترجمہ:۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور ﷺ نے فرمایا، جس گھر میں کتا یا تصویریں ہوں اس گھر میں فرشتے نہیں

آتے۔(بخاری ومسلم)

استباہ کتا حفاظت یا شکار کے لئے پالنے کی اجازت ہے۔

آج بہت سارے جہلا...... بزرگوں کی تصویروں کو دکانوں مکانوں میں لٹکاتے ہیں بلکہ معاذ اللہ تصویروں کو اگربتی پھول لگاتے ہیں اور ان تصویروں کے سامنے باادب بیٹھتے ہیں یہ بت پرستی کے مشابہ ہے۔بلکہ اسلام میں بت پرستی کا دروازہ کھولنا ہے جو سخت ناجائز وحرام۔ پچھّم مہاراشٹر میں عمدۃ المتقین سند المتوکلین الحاج حافظ فتح محمد جودھپوری قدس سرہ کے پوز تقریباً ہر دکان ومکان پر دیکھے جاتے ہیں حالانکہ راقم کو حضرت بڑے حافظ صاحب علیہ الرحمہ کے ساتھ رہنے کا شرف حاصل رہا۔حضور حافظ صاحب نے کبھی بھی برضا ورغبت تصویر نہیں کھنچوائی۔

راقم:۔جو واقعی بزرگان دین ہیں ان کا دامن اس لعنت سے پاک ہے۔جیسا کہ اس حدیث پاک سے واضح ہے۔عن عائشة قالت قال النبی ﷺ اولئك اذا مات فیھم الرجل الصالح بنوا علی قبرہ سجدا ثم صوروا فیه تلك الصور اولئك شرار خلق الله۔

ترجمہ:۔(جاہلوں) کا حال یہ تھا کہ جب ان میں کا کوئی نیک آدمی انتقال کرجاتا تو وہ لوگ اس کی قبر پر عبادت خانہ بنالیتے پھر اس میں اس کی تصویر (فوٹو) رکھتے وہ بدترین مخلوق ٹھہرے۔(واللہ الہادی)

راقم:۔اس ضروری تمہید کے بعد باتصویر پوسٹر کے پوسٹ مارٹم سے ابتدا کرتا ہوں۔

پوسٹر کا عنوان، آؤ کہ حضور سے عہد وفا کریں

یعنی جینے کے دعا کرتے ہیں مرنے کی دوا دیتے ہیں

اب دیکھئے! آؤ کہ حضور سے عہد وفا کریں۔

حضور اکرم ﷺ بت پرستی مٹانے کی پاداش میں تاحیات گالیاں سنیں پتھر کھائیں۔

مسٹر طاہر۔پیس فار ہیومینیٹی آف لندن ۲۴ ستمبر ۲۰۱۱ء میں غیر خدا کی عبادت کرائیں اور مسٹر سے اس بابت سوال ہو تو برجستہ بول اٹھیں میں تمہیں پیام محبت دیتا ہوں۔

میرے مسلمان بھائیو! رب فرماچکا یایھا الذین امنوا لا تتخذوا الیھود و النصری اولیاء اے ایمان والو! یہود ونصاری کو دوست نہ بناؤ۔

مسٹر طاہر ان یہود وانصاری کی محبت کا پیغام دے رہے ہیں جن کو رب نے دوست بنانے سے منع فرمایا اور بتلایا،ولن ترضی عنك الیھود ولن النصاری حتی تتبع ملتھم ترجمہ:۔اور ہرگز تم سے یہود ونصاری راضی نہ ہوں گے جب تک تم ان کے دین کے پیرو نہ ہوگے۔(آیت ۱۲۰/رکوع ۱۴/پارہ ۱)

Wembley Arena London میں اسپیچ

"کرسچن اور مسلم کا عقیدہ ایک ہے۔" (طاہر القادری)

مسٹر کا مختصر تعارف

پہلی تقریر شانِ مصطفی ﷺ

"صحابہ نماز کے اندر مصطفی جان رحمت ﷺ کو تکا کرتے۔اس سے ان کی نمازیں ٹوٹتی نہ تھیں۔ظالمو! تمہاری کون سی نماز ہے جو حضور ﷺ کا خیال آنے سے ٹوٹ جایا کرتی ہے۔لوگو! مصطفی کا فتوی مانو گے یا دہلی کے شاہ جی کا۔"

تصویر کا دوسرا رخ

"میں دیوبندیوں کے پیچھے نماز پڑھتا ہو،وہ میرے پیچھے پڑھتے ہیں۔"

دوسری تقریر قانونِ مصطفی وشانِ مصطفی ﷺ

"اللہ تبارک وہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو جملہ اختیارات عطا فرمائے،

تصویر کا دوسرا رخ

"جب اللہ تبارک وتعالیٰ نے نبی ﷺ کو بھی یہ اختیار نہ دیا کہ اپنی مرضی امت پر مسلط

کریں۔ تو دوسرے کو کیا حق بنتا ہے کہ امت پر اپنی مرضی مسلط کرے۔"

تیسری تقریر شانِ صحابہ

"اے لوگو! جو کسی ایک صحابی کو نہ مانے وہ مسلمان کہاں"

تصویر کا دوسرا رخ

"میں سنی ہوں اور شیعہ سنی ایک ہیں خمینی کا جینا علی کی طرح اور موت حسین کی طرح۔ مسلمان کا ہر بچہ خمینی بن جائے۔"

حضرات گرامی! مسٹر طاہر صاحب کی عیسائیت دیکھو۔

ولن ترضی عنك الیهود ولن النصاری حتی تتبع ملتهم۔ ترجمہ:۔ اور ہرگز تم سے یہود و نصاری راضی نہ ہوں گے جب تک تم ان کے دین کے پیرو نہ ہو گے۔

اب بات واضح ہوئی کہ مسٹر طاہر یوم پیدائش عیسیٰ علیہ السلام پر اپنی بہو غزالہ کو ساتھ لیکر شمع کیوں روشن فرما رہے ہیں، کہ یہود و نصاری کو خوش کرنا ہے۔ اور یہ ان کے دھرم کے اتباع کے بغیر راضی نہ ہوں گے۔

حضرات محترم! بات ذہن نشیں فرمالیں کہ علماء اہل سنت نے کسی ایک فرد کو بھی اسلام سے خارج نہیں کیا۔ ہاں البتہ! ان کا یہ منصب ہے کہ کوئی اپنے کردار یا قول و عمل سے اسلام سے خارج ہو جائے تو عوام الناس کو اس سے آگاہ کریں۔ وقال النبی ﷺ اذا ظهرت الفتن أو البدع ولم یظهر العالم علمه لایقبل الله منه صرفاً ولا عدلاً وعلیه لعنة الله والملائكة والناس اجمعین

ترجمہ:۔ جب فتنہ ظاہر ہوں اور عالم اپنا علم ظاہر نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اسکا نہ فرض قبول فرماتا ہے نہ نفل۔ اور اس پر اللہ اور تمام فرشتوں اور لوگوں کی لعنت ہے۔ (بخاری)

قارئین کرام! اللہ اور اسکے رسول کے دشمنوں سے دور و نفور رہنا ایمان کی علامت اور مومنوں کی پہچان ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ لا تجدوا قوماً یومنون بالله

والیوم الاخر یوادون من حاد الله ورسوله ولو کان آباءهم ابناءهم اوعشیرتهم۔ جس کا ماحصل یہ ہے کہ اللہ اور قیامت کا ماننے والا اللہ اور اسکے رسول کے مخالفین سے دوستی نہیں رکھ سکتا۔ (وہ مخالفین) خواہ انکے باپ بیٹے اور انکے کنبے والے ہی کیوں نہ ہوں۔ (سورہ مجادلہ)

دور حاضر میں صلح کلیت کا بہت بڑا مبلغ پروفیسر طاہر القادری بھولے بھالے مسلمانوں کو اپنی چرب زبانی سے ورغلانے کی بھرپور کوشش کر رہا ہے۔ اس نے تمام باطل فرقوں کو ایک قرار دیا ہے۔ جب کہ معمولی سمجھ والا انسان بھی یہ بات بخوبی سمجھتا ہے کہ یہودی الگ ہیں اور نصرانی الگ ہیں۔ قادیانیوں کا عقیدہ الگ ہے۔ شیعہ الگ (اور کل ملا کر یہ تمام فرقہ دائرہ اسلام سے ہی خارج ہیں) اب ذرا حیرت میں ڈوب کر مسٹر کی سنیں صرف یہی نہیں کہ یہود و نصاری کو وہ محبت کا تحفہ دے رہا ہے بلکہ انہیں اپنی خود ساختہ اصطلاح (Believers) کے ذریعہ ایمان والا بتاتا ہے۔ جو صراحۃ قرآن کی مخالفت ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے "ان الذین کفروا من اهل الکتاب والمشرکین فی نار جهنم خالدین فیها" بے شک وہ جنہوں نے کفر کیا اہل کتاب (یعنی یہودی نصرانی) اور مشرکین سے وہ لوگ جہنم کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ (سورہ البینة)

مسٹر طاہر القادری نے یہود و نصاری کو ایمان والا بتلا کر قرآن کو جھٹلایا ہے۔ اور **جب قرآن کے انکار کے سبب مسٹر طاہر القادری مسلمان ہی نہیں تو مجدد کیسے ہوگا؟**

واضح رہے کہ (Believer) اور (Non Believer) یہ قرآن و حدیث کی بولی نہیں۔ قرآن نے تو صرف مسلمانوں کو آخرت پر ایمان رکھنے والا بتایا۔ وبالآخرة هم یوقنون (آخرت پر مومن ہی ایمان رکھتے ہیں)

بلکہ میری معلومات کے مطابق انسانی کائنات کی ۴۳۴۷ سالہ طویل ترین

زندگی میں مسٹر طاہر کے سوا ایک شخص بھی ایسا ظاہر نہیں ہوا، جس نے (Believer & Non Believer) اصطلاح کا استعمال کیا ہو، یہ صرف اور صرف مسٹر کی آزادیٔ افکار ہے۔ ہاں ہاں! قرآن کی صراحت کے مطابق یہ بولی نہ یہود کی ہے نہ کرسچن کی۔ قالت الیهود لیست النصاری علی شئی۔ وقالت النصاری لیست الیهود علی شئی ترجمہ:۔ یہودی بولے نصاری کچھ نہیں، اور نصاری بولے یہودی کچھ نہیں۔

مگر مسٹر بولے دونوں ایمان والے! یہ مسٹر کی مجبوری ہے جو یہود و نصاری کو ایمان والا کہتا ہے کیونکہ اگر وہ ان بیمانوں کو ایمان والا نہ کہے تو زیڈ سکورٹی سے ہاتھ دھو بیٹھے گا اور ڈائیلاگ کی چیئرمن شپ بھی چلی جائے گیا اور ہم اتنے بیوقوف تو نہیں جو اتنی ساری مراعات کو ٹھکرا دیں۔ کہ حور جنت سے ہے خوش تر حور غرب

اور جوں ہی مسٹر طاہر نے یہود و نصاری کو ایمان والا بتلایا ابلس کا رقص شروع ہوا۔

طاہر و فالورس ہیں ارباب سیاست — باقی نہیں اب میری ضرورت تہ افلاک

اب آیئے مسٹر طاہر القادری پیس فار ہیومینٹی کے پروگرام کی رپورٹ ملاحظہ کریں۔

یہاں سے پہلے یہاں سے پہلے

قرآن کا زندہ جاوید معجزہ "افرء یت من اتخذ الهه هوه واضله الله علی علم وختم علی سمعه و قلبه وجعل علی بصره غشوة ترجمہ:۔ بھلا دیکھو تو وہ جس نے اپنی خواہش کو اپنا خدا ٹھہرا لیا اور اللہ نے اسے باوصف علم کے گمراہ کیا اس کے کان اور دل پر مہر لگا دی اور اس کی آنکھوں پر پردہ ڈالا۔"

یہود ایسے کو خدا کہتے ہیں جو آسمان و زمین بنا کر اتنا تھکا کہ عرش پر جا کر پاؤں پر پاؤں رکھ کر چت لیٹ گیا اور ایسے کو جو عزیر کا باپ ہے ایسے کو جو طوفان نوح بھیج کر اتنا رویا

☆ بلیورس یقین رکھنے والے ☆ نان بلیورس یقین نہ رکھنے والے

کہ آنکھیں دکھیں۔

عیسائی ایسے کو خدا کہتے ہے جو مسیح کا باپ اور اس کے بھائیوں کا بھی باپ ہے۔ (یوحنا، باب ۲۰، درس ۱۷)

لوگو! انصاف سے کہو کیا معاذ اللہ یہی عقیدہ مسلمانوں کا بھی ہے اگر نہیں اور ہرگز نہیں تو یہود و نصاری کو مسلمانوں جیسا ایمان بتلانا جرم عظیم نہیں؟

Allah Means God, nothing else it is not Special Thing for muslim. Allah is the Arabic word for God for Brahma, for lord, for the creator you know. But you can raise any word specified for your lord according to your own religion, so let us remember our lord according to our own traditions and religions Remember our God!

ترجمہ:۔ اللہ معنی گاڈ اور کچھ نہیں۔

حضرات گرامی یہ تو مسٹر پروفیسر طاہر کی بولی ہے اللہ منس گاڈ، اسلام کی نہیں۔ کیوں کہ گاڈس کے مدمقابل Godeses آتا ہے۔ یعنی مذکر کے مقابل مونث جبکہ اللہ کے مدمقابل کوئی نہیں ولم یکن له کفواً احد۔ لہذا اللہ اور گاڈ دونوں ہرگز ایک نہیں ہو سکتے۔ اللہ اور گاڈ؟ دونوں کو ایک کہنا قرآن کی سینکڑوں آیتوں کا انکار ہے۔ پیس فار ہیومنٹی کی رپورٹ کو مدنظر رکھتے ہوئے قرآن کا فرمان پڑھئے۔

ان الذین آمنوا ثم کفروا ثم آمنوا ثم کفروا ثم ازدادوا کفرا لم یکن الله لیغفر لهم ولا لیهدیهم سبیلا۔ ترجمہ:۔ بے شک وہ

لوگ جوایمان لائے پھر کافر ہوئے پھر ایمان لائے پھر کافر ہوئے پھر کفر میں بڑھے تو اللہ ہر گز نہ انہیں بخشے اور نہ ہر گز انہیں راہ دکھائے۔ (سورہ النساء، آیت ۱۳۶)

قرآن کا زندہ جاوید معجزہ دیکھے۔ مسٹر طاہر پہلے لا الہ الا اللہ کہتے ہیں۔ ان الذین آمنوا کی جھلک پھر جیسس جیسس وغیرہ کہلواتے ہیں۔ ثم کفروا کی جھلک پھر لا الہ الا اللہ کہلواتے ہیں۔ ثم آمنوا کی جھلک پھر کفر کی گھٹا ٹوپ وادیوں میں بھٹکتے ہیں۔ ثم کفروا ثم ازدادوا کفرا کی جھلک (نتیجہ) لم یکن اللہ لیغفر لھم ولا لیھدیھم سبیلا۔ تو اللہ ہر گز نہ انہیں بخشے اور نہ ہر گز انہیں راہ دکھائے۔ یہ قرآن کا زندہ جاوید معجزہ ہے۔ جو فتنہ ۱۴ سو سال بعد وجود میں آنے والا تھا۔ قرآن نے اُس کو ۱۴ سو سال بیشتر واضح نظم میں بیان کر دیا۔ اتنی صراحت کے باوجود بھی اگر کوئی مرتد طاہر القادری کو مسلمان بلکہ مجدد کہے تو وہ خود اس کا ذمہ دار ہوگا۔

حضرات گرامی! ایسے شدید کفر کے باوجود مسٹر کا بیان سنیں "کہ اگر میں سنی نہیں تو ایشیاء کھنڈ میں کوئی سنی نہیں۔" ایسی ڈھٹائی رکھنے والا انسان مسٹر طاہر کے سوا کوئی نہیں۔

محترم سید صاحب آپ پوچھتے ہیں مسٹر طاہر نے رسول ﷺ کو خواب میں دیکھا اس میں سچائی کیا ہے؟

تو پہلے بوستاں کے حوالے سے ایک حکایت سنیئے سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

مرا ابلیس رادید شخصے بخواب بقامت صنوبر بروآفتاب

کسی آدمی نے شیطان کو خوبصورت شکل میں دیکھا تو پوچھا مسٹر شیطان تو تو بڑا خوبصورت ہے۔ پھر کیوں راون سے بھی بھیانک تیری پوز لوگوں کے دل و دماغ میں بسی ہے۔ مسٹر شیطان نے کہا اے شخص میری بے بسی کو سلام کر قلم دشمن ہاتھ کے میں ہے! اس نے میری خوبصورت شکل بگاڑ رکھی ہے۔ شخص مذکور مسٹر شیطان کی باتوں کے جال میں پھنس گیا پھر کیا تھا۔ مسٹر شیطان کے وارے نیارے ہو چلے۔

مچھلی نے ڈھیل پائی لقمے پہ شاد ہے
صیاد سمجھ رہا ہے کہ کانٹا نکل گئی

مسٹر شیطان نے خوش کر فرمایا۔ بھلے آدمی میں نہ صرف جملہ اہل پاکستان بلکہ تمام اہل جہاں سے (نراض) ہوں۔ صرف تم سے خوش ہوں۔ صرف تم ہی تو میری دوستی کے لائق ہو میں تمہارا سات دن مہمان رہوں گا۔ وہ شخص سات دن سے کچھ نہ سمجھا، تب مسٹر شیطان نے کہا بھلے آدمی کیا تم نے ملفوظات اعلیٰ حضرت (اُردو) بھی نہ پڑھی۔ کہ حدیث پاک میں آیا دنیا کی زندگی سات یوم کی ہے۔ وقال اللہ تعالیٰ وان یوما عند ربك كالف سنة مما تعدون۔ ترجمہ: اللہ کے نزدیک ایک دن تمہارے ایک ہزار سال کے برابر ہے۔ لہٰذا تیری پیدائش سے تا حیات باحیات تیرا ساتھی۔ تادم زیست ساتھی۔ تم نے الگ الگ مذاہب کو اکھٹا کرنے میں جودھابائی کی محبت میں گرفتار اکبر بادشاہ کے بھی کان کاٹ لئے اور لا الہ الا اللہ کے مطلب کو بگاڑنے میں نصیر الدین طوسی کی قبر کو لات جمادی۔ شاباش فرزند زندہ باد سب سے پہلے نمرود نے داڑھی چھٹائی۔ مگر اس کٹائی کی وکالت اس سے بھی نہ ہو سکی۔ جو تم نے کر دکھائی۔ بلیورس نان بلیورس کی اصطلاح تو میرے دماغ میں نہ آئی تم نے کہاں سے جانی۔ تم تو مجھ جیسے گرو سے کئی ہاتھ آگے نکل گئے دیکھ تھوڑی سی کمی اب بھی تجھ میں ہے کہ میرے چیلے زیادہ ہیں تیرے کم۔ دیکھو تم میرا رکاٹ توڑنے کی بھر پور کوشش کرنا۔ اور یہ تمہارے لیے کیا مشکل کہ اپنا ایک ساتھی سرکار اعلیٰ حضرت اور مفتی اعظم ہند علیہما الرحمہ کے مریدین کے رکاٹ توڑنے کی بھر پور کوشش کر رہا ہے اور کچھ عزیز کرام اس کے سپوٹر بنے ہیں۔ لہٰذا تم بھی اپنے کام میں جی جان سے لگے رہنا۔

صبو اپنا اپنا ہے جام اپنا اپنا کئے جاؤ میخوار و کام اپنا اپنا

اور ہاں تم کسی نہج و منہاج کو اپناتے ہوئے تمام سہولتوں سے بھر پور ایک

شاندار بلڈنگ بنانا۔ جو ظاہر میں مسجد اور حقیقتاً چرچ ہو۔ پھر چلتے چلتے فرزند واپسی کی
ٹکٹ تو دلوادے چاہے بلیک میں ہی سہی، تو بڑا پیسے والا ہے۔ ہم نے تجھے دونوں ہاتھ
سے نوٹوں کے بنڈل اُچھالتے اور اپنے آپ کو سجدے کراتے دیکھا ہے۔ تا کہ میں
اسفل السافلین میں پہنچ جاؤں۔ اور اسفل السافلین میں تیری سیٹ بک کرادوں۔

اب جناب پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری ممبر آف اقوام متحدہ کے خواب پر
معروضات پیش کر کے بات تمام کرتا ہوں۔ مگر پہلے خانہ کعبہ کے کلید بردار کا حلفیہ
بیان اور اس کا خلاصہ سنیے۔

”کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے تھرو پروفیسر کو اپنا سلام کہا۔ جیسے بابا جی کو محترمہ
مفروضہ کے تھرو سلام آیا۔“

اس خواب کو بالفرض سچا جانا جائے تو دونوں جگہ سلام متارکت ہے جیسے۔ حضرت
ابراہیم علی نبینا و علیہ السلام، نے اپنے چچا آذر سے کہا تھا۔ سلام علیک

اب آیئے پروفیسر صاحب کے خواب کی طرف چلتے ہیں۔

حضرات محترم! خواب کی چار اقسام میں سے دو اقسام نامعتبر اور دو اقسام لائق
اعتبار ہیں جس میں ایک قسم میں عموماً تاویل کی گنجائش ہے اور دوسری قسم یعنی رسول اللہ
ﷺ کو خواب میں دیکھنا یہ خواب تاویل کی گنجائش نہیں رکھتا۔

لہٰذا رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھنا تو یہ ہر ایک کا نصیبہ کہاں اور خصوصاً
بے ایمانوں کے لیے اس دولت عظمیٰ کا تصور بھی محال۔

ہر ایک کا حصہ نہیں دیدار کسی کا
بوجہل کو محبوب دکھائے نہیں جاتے

اس تمہید سے ثابت ہو گیا کہ پروفیسر طاہر میں ایمان کی بو باس ہی نہیں تو
رسول اللہ ﷺ کے دیدار کا دعویٰ محض جھوٹ ہے۔ تاہم جھوٹے کو اس کے گھر تک

پہونچانے کے لئے مطابق سوال چند سطریں حاضر ہیں۔

فقال النبی ﷺ من تعمد علی کذبا فلیبؤ مقعدہ فی النار (مسلم، ج ۱)

دیکھئے! پروفیسر مسٹر طاہر القادری صاحب روتے ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ خواب میں
تشریف لائے۔

تر آنکھیں تو ہو جاتی ہیں پر کیا لذت ایسے رونے میں
جب خون جگر کی آمیزش سے اشک پیازی بن نہ سکا

فرمایا حضور ﷺ نے میں پاکستان کے جملہ علماء و مشائخ سے ناراض ہوں۔

اقول: کہیں ایسا تو نہیں کہ مسٹر طاہر کو پاکستانی الیکشن میں دھول چٹائی گئی۔ اس لئے
حضور ﷺ سے کہلوایا جا رہا ہے میں جملہ اہل پاکستان سے خاص کر علماء و مشائخ
سے ناراض ہوں۔

مسٹر طاہر:۔ میں سرکار کے قدموں سے لپٹا ہوا ہوں، روتا جا رہا ہوں عرض کر رہا ہوں
آقا کرم فرمائیں آپ اپنا فیصلہ بدل دیں۔ آپ پاکستان چھوڑ کر نہ جائیں۔

سرکار:۔ ایک شرط پر میں پاکستان میں سات دن رہوں گا۔ کہ میرے خورد و نوش قیام
وطعام کا انتظام تیرے ذمہ رہے گا۔ پاکستان میں ہر جگہ آنے جانے کا خرچہ تیرے
ذمہ ہوگا۔ پاکستان سے مدینہ جانے کے لئے پلین کا ٹکٹ بھی۔

اقول:۔ علماء و مشائخین نے جب اس خواب پر گرفتیں فرمائیں تو اولاً مسٹر نے سرے
سے اس خواب کا انکار کیا، جب سی ڈی بتائی گئی تو مسٹر نے تمام علماء و مشائخین کو نااہل
قرار دیتے ہوئے تاویل گڑھنا شروع کی۔ کیونکہ علماء نے پوچھا تو نے حضور ﷺ کو
ٹکٹ دیتے وقت ”ریش خوش معتدل مرہم ریش دل ہالۂ ماہ ندرت“ کو نہ دیکھا کیا معاذ
اللہ خشخشی تھی۔ مگر مسٹر طاہر کی طرف سے جواب۔ ”جو میری گرفت کرے وہ نااہل ہے“

اقول:۔ پہلا حملہ حضور ﷺ کی ذات پر کہ ایسے خواب میں تاویل ہوتی ہے۔ دیکھئے

حضور ﷺ فرماتے ہیں اس میں تاویل نہیں۔ مسٹر کہتا ہے تاویل ہوتی ہے۔
کس کی بات مانی جائے۔ حضور اقدس ﷺ کی یا مسٹر کی؟

پھر ناخدا ترس نے تاویل بھی کی کہ اس سے دین مراد ہوتا ہے۔ یعنی اب مطلب یہ ہوا کہ حضور ﷺ کا دیکھنا اس سے مراد دین ہے۔ لہٰذا نامراد کی مراد یہ ہے کہ ٹوٹل پاکستان میں دین نہیں اگر دین ہے تو صرف مرتد بے دین طاہر کے پاس۔ مزید لطف یہ کہ سات دن رہونگا۔ دین مراد یعنی سات دن کے بعد طاہر بھی بے دین ہوجائے گا۔ مسٹر طاہر اپنے آپ کو بے دین کہہ رہا ہے۔

خدا جب دین لیتا ہے تو عقلیں چھین لیتا ہے۔

ثالثاً:۔ خاکش بدہن آقا ﷺ نے طاہر القادری سے سات دن خورد و نوش اور ٹی اے ڈی اے کا ڈمانڈ کیا۔ حضرات! سراپا نور قاسم نعمت ﷺ نے اپنی ۲۳ سالہ زندگی میں دو مرتبہ پانی کے علاوہ کھانے کی کسی چیز کا کسی سے مطالبہ نہیں فرمایا۔ (فتاویٰ رضویہ) تو برزخی زندگی میں سات دن کے خورد و نوش کا مطالبہ کیوں کر۔ ان الله حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبياء فنبی الله حی یرزق، بے شک اللہ نے زمین پر نبیوں کے اجسام کا کھانا حرام فرمایا، لہٰذا اللہ کے نبی اس شان سے زندہ ہیں کہ رزق پاتے ہیں۔ (بخاری)

بیس ہزار حدیثوں کا لکھنے والا بخاری شریف یہ مشہور حدیث کیسے فراموش کر دیا؟

رابعاً:۔ حضور ﷺ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کے لئے سواری کی کیا حاجت؟ ہر مسلمان جانتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہر ایک کی قبر میں جلوہ فگن ہوتے ہیں۔ بلکہ پلک جھپکتے ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا یہ شان تو اُنکے غلاموں کی ہے۔

جہاں میں اہل ایماں صورت خورشید جیتے ہیں
ادھر ڈوبے اُدھر نکلے اُدھر ڈوبے ادھر نکلے

تو پھر رسول اللہ ﷺ کو پلین کے ٹکٹ کی کیا ضرورت، تینوں خوابوں کو دیکھیں تو صاف معلوم ہوگا کہ تینوں ظالم اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ سے بڑا باور کرانا چاہتے ہیں۔ معاذاللہ رب العالمین

جامع یہ کہ یہ تو مدینہ واپس جانے کا حال ہوا۔ مدینے سے پاکستان آنے کا نہیں۔ کہیں معاذاللہ بنا ٹکٹ تو نہیں؟

واضح رہے، ہندوستان و پاکستان کے جملہ علمائے اہل سنت و مشائخین کرام نے پروفیسر صاحب کو انہیں کے اقوال و افعال کے آئینہ میں کافر و مرتد قرار دیا ہے۔ خصوصاً کچھوچھہ مقدسہ، مارہرہ منورہ، بریلی شریف، بدایوں شریف، تفصیل کیلئے حضرت علامہ مولانا مفتی ولی محمد صاحب باسنی ناگور شریف کی کتاب ”طاہر القادری کی حقیقت“ ملاحظہ کریں۔ اب رہے دکن کے چند علماء و مشائخین تو ان حضرات کی تائیدیں، مسٹر کے ساتھ صرف اس لئے ہیں کہ انہیں مجدد علی الاطلاق کے بالمقابل اپنے ہم خیال مجدد کی تلاش تھی۔ جو انھوں نے پروفیسر کی شکل میں پالیا۔ اور یہی معاملہ موجودہ بابا جی کا بھی ہے کہ کچھ لوگوں کو مرکزیت کے تبدیل کرنے کی خواہش تھی۔ جس کے لئے بابا جی کی خدمات حاصل کی گئیں، دیکھئے (کتاب آئینہ صلح کلیت مصنف حضرت علامہ مولانا انیس عالم سیوانی)

اور چوں کہ مسٹر و بابا جی کو مجدد بننے کی تمنا تھی۔ محبت کو نبھایا کبھی تم نے کبھی ہم نے

گفتمت روشن حدیثے گر توانی گوش دار

اب یہاں لگے ہاتھوں دونوں رنگیلے مجدد دین کے تجدیدی کارنامے دیکھئے

سیٹھ جی کا پہلا تجدیدی کارنامہ صلی اللہ تعالی علی محمد اس درود شریف میں نہ شروع میں کوئی لقب اور نہ آخر میں جیسے تقویۃ ایمان کی دل سوز عبارت (جسکا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مالک و مختار نہیں۔)

راقم: اسمعیل دہلوی علیہ ماعلیہ نے ایک بار نام اقدس کو بے ادبی کے ساتھ لیا سیٹھ جی ہر پل نام اقدس بغیر لقب کے کہتے اور کہلواتے ہیں۔ میرے سنی بھائیوں اعلیٰ حضرت ﷺ ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں کہ ”جو صرف رسول رسول بغیر لقب اھانۃً کہے تو کفر ہے اور کسلاناً کہے تو محروم ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۱۷۶)

غور کریں رسول بذات خود وصف کریم ہے۔ جب وصف مکرم کی ادائیگی بے لقب کے معیوب ہے تو صرف نام اقدس کو بغیر وصف کے لینا کس قدر محرومی۔ افسوس آج میٹھے میٹھے بھائیوں کی زبان پر یہی بے ادبی والا درود باباجی نے جاری کر دیا ہے۔

از خدا خواہیم توفیق ادب بے ادب محروم گشت از فضل رب

جیسا خدا ویسی بارش۔ از فرعون جیسا مجدد ویسی تجدید۔ ازپاپا و مسٹر طاہر

سیٹھ جی کا دوسرا تجدیدی کارنامہ قول بدتر از بول

”یار تم لوگ ٹی وی (موری) کے پیچھے کیوں ڈنڈا لیکر پڑے ہو، ایک زمانہ ایسا آئیگا بلکہ آچکا، کہ ہر گھر میں ٹی وی ٹی وی (موری موری) ہو جائے گا۔“

حضرات گرامی! آپ نے باب دوم میں دیکھا کہ رسول ﷺ کے ذریعہ ٹی وی کو رسول ﷺ کا دشمن اور شیطان کہہ کر گھروں سے نکال چکے ہیں۔ اور حدیث پاک بھی دوبارہ یاد دلا دوں۔ سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا ”کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ بارش کے قطرات کے مانند فتنہ ٹپکیں گے اگر تم دروازہ بند کر لو گے تو کھڑکیوں سے آئیں گے کھڑکیاں بند کر لو گے تو سوراخوں سے آئیں گے۔“

فیصلہ میں آپ کے ضمیر پر چھوڑتا ہوں کہ رسول ﷺ کی مانو گے یا رنگیلے مجدد کی!

فتنہء رواں صدی طاہر القادری کا تجدیدی کارنامہ

اے بیٹیو! تم بغیر محرم کے سفر کر سکتی ہو! (مسٹر طاہر کا لندن میں خطاب)

بحوالہ (سید محمد حسینی المعروف سید عنایت عثمان آباد)

اب ذرا دل پر ہاتھ رکھ کر ان احادیث کی تاویل ظالم سے سنیں! کہتا ہے ”جس وقت رسول ﷺ نے عورتوں کو بغیر محرم کے سفر کرنے سے منع فرمایا، اس وقت اپنے آپ پر (اعتماد) نہیں تھا، اے بیٹیو! آج اگر تم کو اپنے آپ پر (بھروسہ) ہے تو تم تنہا سفر کر سکتی ہو!

ظالم نے ایک ہی وار میں دو حرمتوں کو ختم کیا! کہ ایک طرف ۱۴۰۰ رسال کی خاتونانِ اسلام کے بھروسے کو چیلنج کیا جن میں ہزاروں کی تعداد میں اہل اسلام کی شہزادیاں بھی گزریں، جن کے تقدس اور پاک دامنی کی قسم کھائی جاسکتی ہے (عرفی)۔ تو دوسری جانب اللہ کے نبی ﷺ کے فرمانِ مبارک کا رد کیا کہ حدیث پاک میں ہے، ”عن انس بن مالك رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لا ياتى عليكم زمان الا الذى بعده شر منه حتى تلقو ربكم رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم پر ہر آنے والا وقت گزرے ہوئے وقت سے برا ہوگا، یہاں تک کہ تم اپنے رب سے ملاقات کرو گے“

پھر ظالم آگے کہتا ہے، ”تمہارے ہم سفر (اور تمہاری سوسائٹی) محرم بن جائیں گے۔

راقم: ایک شرعی محرم دوسرا طاہری محرم اور محرم سے نکاح حرام۔ جب پوری دنیا ہی محرم ٹھہری تو عورتوں کا نکاح ناممکن۔ (واہ رے رنگیلے مجدد کا تجدیدی کارنامہ)

ہوگا یہ کسی اور ہی اسلام کا بانی

انتباہ

قارئین کرام! آپ کو اس تحریر پڑھنے کے بعد الجھن کا سامنا ہونا فطری ہے کہ جن حضرات کی طرف گمراہی خیانت جھوٹ مکر و فریب حرام و ناجائز کے ارتکاب جیسے سنگین الزامات عائد کئے گے ہین۔ وہ قوم کے رہنما کہلاتے ہیں، پروفیسر کہے

جاتے، سنیت کے دعویدار گردانے جاتے ہیں، علم وعمل کے پیکر دکھائی دیتے ہیں۔ میدان قلم کے شہسوار کی حیثیت سے متعارف ہیں تو دوسری جانب لگائے گئے الزامات بھی ناقابل تردید ہیں۔ ایک طرف شخصیات وہستیاں تو دوسری طرف ٹھوس اور پختہ ثبوت، رفع اشکال کے لئے فرمان مصطفی ﷺ کافی ووافی ہے۔ فرماتے ہیں۔

"ان اللہ یؤید الدین بالرجل الفاجر" (رواہ البخاری)

بے شک اللہ فاسق وفاجر سے بھی دین کا کام لیتا ہے

روح فتویٰ

الشئ اذا ثبت ثبت بلوازمہ

مسلک اعلیٰ حضرت مسلک اہل سنت کا مرادف ہے۔ اس کے دو بنیادی پہلو ہیں۔ "اپنوں کو اپنانا" اور "اغیار کو ٹھکرانا" جو سرے سے مسلک اعلیٰ حضرت کا انکار کرے وہ درحقیقت مسلک اہل سنت کا انکار کرتا ہے۔ یونہی جو ان دونوں بنیادی پہلوؤں میں سے کسی ایک کا انکار کرے وہ بھی حقیقتاً مسلک اہل سنت ہی کا منکر ہے

منکرین کے تین گروپ

(۱) جو سرے سے مسلک اعلیٰ حضرت کا انکار کرے جیسے ظفر ادیبی وطاہر القادری وغیرہ۔ از کشف نوری

(۲) اپنوں کو اپنانے سے انکار جیسے موجودہ مجلس شرعی بورڈ وغیرہ۔ تفصیل کے لئے یہ فتویٰ

(۳) اغیار کو ٹھکرانے سے عملاً انکار جیسے عرفان مذہب ودعوت اسلامی وغیرہ۔ تفصیل کے لئے آئینۂ صلح کلیت ضرور پڑھیں۔

اور یہ تینوں فکریں مذکورہ تینوں خوابوں کی کوکھ سے جنم لے چکیں ہیں۔ سنی مسلمان باخبر رہیں۔

ورنہ کل نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

اللھم تب علینا ولھم قبل قالوا لو کنا نسمع او نعقل ما کنا فی اصحاب السعیر بل قبل وقفوھم انھم مسؤلون وغفرلنا ولھم ذا کنا میتین

عرضہا دادیم وحاصل شد فراغ ماعلینا یا اخی الا البلاغ

واللہ تعالیٰ اعلم

ثنائے سرکار ہے وظیفہ وقبولِ سرکار ہے تمنا
شاعری کی ہوس نہ پرواہ ردی تھی کیا کیسے قافئے تھے

التماس: میں شاعر نہیں۔ لہٰذا ردیف وقافیہ کی غلطی کی معذرت

ہو جو ہم مسلک و مذہب تو الجھنا کیسا
مسلۂ اجماعی کو فرعی پہ گرانا کیسا
کیا نہ کوشش افہام و تفہیم ہوئی سچ کہد و ذرا
ضد پہ اپنی ہی کھڑے تھے وہ تماشا کیسا
تنقیح مسائل کی پھر کیونکر ہو بھلا
اپنی تحریر پہ خود بگڑتے تھے بگڑنا کیسا